

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday August 26, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقُلْ أَعْمَلُوا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَمَلِكُمْ وَرِسُولُهُ، وَالْمُؤْمِنُونَ وَسُتُرْدُونَ إِلَىٰ عِلَالِ
الْغِیْبِ وَالشَّهَادَةِ فِیَنْتَشِرُ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ وَآخِرُونَ مُرْجُونَ لِأَمْرِ
اللّٰهِ إِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا یَتُوبُ عَلَیْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿١٠٦﴾

(سورتہ التوبہ)

ترجمہ : اور ان سے کہہ دو کہ عمل کئے جاؤ خدا اور اس کا رسول اور مومن (سب) تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے اور تم غائب و حاضر کے جاننے والے (خدا کے واحد) کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ سب تم کو بتادے گا۔ اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام خدا کے حکم پر موقوف ہے چاہے ان کو عذاب دے اور چاہے معاف کر دے۔ اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔

جناب چیئرمین : جزاک اللہ۔ جی جناب سید عبداللہ شاہ صاحب۔

سید عبداللہ شاہ : سر آج کی sitting جو ہے That was not scheduled

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday August 26, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقُلْ أَعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالَمِ
الْغَيْبِ وَاللَّهِ لَدَىٰ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ وَآخِرُ دُرُوسٍ مُّرْجُونِ لَا مَرِ
اللَّهُ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠٦﴾

(سورتہ التوبہ)

ترجمہ : اور ان سے کہہ دو کہ عمل کئے جاؤ خدا اور اس کا رسول اور مومن (سب) تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے اور تم غائب و حاضر کے جاننے والے (خدا کے واحد) کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ سب تم کو بتادے گا۔ اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام خدا کے حکم پر موقوف ہے چاہے ان کو عذاب دے اور چاہے معاف کر دے۔ اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔

جناب چیئرمین : جزاک اللہ۔ جی جناب سید عبداللہ شاہ صاحب۔

سید عبداللہ شاہ : سر آج کی sitting جو ہے That was not scheduled

اور کل شام کو جو ہمیں business ملا اس میں ایک Bill بھی لایا گیا ہے ہم نے یہ سمجھا تھا کہ ہم بحث کریں گے صرف foreign policy اور جو Constitutional issue ہے

Sir, we are not ready for the legislation. If you (Mr. Chairman) kindly extend the session for next week and this Bill can be taken in the next week then it is alright. This is the way of bulldozing things, I think it is not proper. So, I am not ready and I cannot move amendments. I cannot do anything about it.

Mr. Chairman: Ch. Amir Hussain Sahib.

چوہدری امیر حسین: جناب! اس میں گزارش یہ ہے کہ فاضل ممبر صاحب کو بہت معلومات ہیں خود بھی سپیکر رہ چکے ہیں اس کے لئے جب بھی بل transmit ہو کر آتا ہے circulate کر دیا جاتا ہے اور اس کے بعد ایک نوٹس دیا جاتا ہے۔ پھر ایک time period مقرر ہے اگر اس کے بعد بل order of the day پر آ جاتا ہے رولز کے تحت، تو محض اس بنا پر اور order of the day بھی ایک دن پہلے مل جاتا ہے اور میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ کوئی justification نہیں کہ بل circulate ہو گیا نوٹس دے دیا گیا interval گزر گیا ایک دن پہلے order of the day پر آ گیا۔ آج جناب والا! یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ چونکہ تیار نہیں ہیں اس لئے order of the day پر کیوں رکھا گیا؟
جناب چیئرمین: کیوں جی رولز کے مطابق circulate ہو گیا ہے؟

Ch. Amir Hussain: Yes, Sir.

Syed Abdullah Shah: I don't have to learn rules from the honourable Minister. Sir, normally, this day was not fixed as a sitting. آج تو ہم نے کہا تھا کہ جو sitting ہوگی foreign policy and also this constitutional issue. Suddenly, you put it before us. اس کی ضرورت کیا ہے؟

چوہدری امیر حسین: جناب! ضرورت میں بتاتا ہوں کہ اس حد تک کہ ان کا یہ فرمانا کہ foreign policy یہ جس دن بحث ہوئی اس کے ایک دن پہلے جناب

کے چیئرمین میں ایک میٹنگ ہوئی طارق چوہدری صاحب بھی موجود تھے کچھ اور دوست بھی تھے۔

جناب چیئرمین : نہیں foreign policy پھر کب ہوگی وہ تو discuss ہوئی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ ایک شنید ہے کہ کل آپ prorogue بھی کر رہے ہیں تو یہ foreign policy کب ہوگی؟

چوہدری امیر حسین : جناب! وہ تو اس دن طے ہوا تھا کہ کل foreign minister صاحب wind up کریں گے۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ کیسے کریں گے جب debate ہی ختم نہیں ہوگی۔
چوہدری امیر حسین : یعنی اس دن جناب کی موجودگی میں یہ بات ہوئی تھی کہ جتنے دن مقرر کئے تھے foreign policy کے لئے اس دن یہ طے ہوا تھا کہ 26 تاریخ کو wind up کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین : نہیں آج کا دن مثلاً legislation میں چلا جاتا ہے تو ایک دن تو نکل گیا اور تقاریر ہی نہیں ختم ہوئیں تو کیسے wind up ہو گا؟

چوہدری امیر حسین : جناب! پھر اس طرح کر لیتے ہیں کہ اس دن جو شیڈول طے ہوا تھا تو پہلے دن ہی کوئی ایسا time fix کر لیتے تو.....
جناب چیئرمین : کر لیا ناں fix

We have fixed that 15 minutes for each member, 30 minutes for the Opposition Leader, 20 minutes for Leader of the group. Parliamentary Parties.

تو وہ تو fix کیا ہوا ہے لیکن اگر آج یہ شروع ہو گیا تو پھر وہ کیسے ہو گا؟

چوہدری امیر حسین : جناب شام کو session کر لیں۔

قطع کلامی۔

چوہدری امیر حسین : جناب! پھر اس طرح کر لیتے ہیں کہ foreign policy کے لئے آج طے بھی ہوا تھا اور شاید foreign minister جلال آباد بھی جائیں آج وہ موجود ہیں اور شاہ صاحب بھی کہتے ہیں کہ آج وہ اس کے لئے تیار نہیں تو قانون سازی کل پہ رکھ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں کل اگر foreign policy یہ جو معاملہ رہ گیا تو پھر کیا ہو

گا۔

چوہدری امیر حسین : کل تو شاید وہ یہاں موجود نہ ہوں اسی لئے جناب والا! ایک شیڈول طے ہوا تھا کہ 26 تاریخ تک اسے wind up کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین : مندوخیل صاحب آپ کوئی rule کی بات کر رہے تھے۔
جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! اس میں بھی rule بڑے واضح طور

پر دیا ہے Rule 110.

It reads: "On the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall, unless the Chairman otherwise, directs be not less than two days from the receipt of the notice."

نوٹس کب ہمیں ملا ہے یعنی سینٹ کو، اس سے clear 2 days آپ لے لیں کب بنتا ہے لے لیں۔

جناب چیئرمین : یہ نوٹس قومی اسمبلی سے 24 کو ملا ہے۔

"Rule 108: When a Bill originating in the Assembly has been passed by it and is transferred to the Senate, the Secretary shall, as soon as may be, cause it to be circulated amongst the members.

Rule 109: At any time after the Bill has been so circulated, any Minister, in the case of a Government Bill and, in any other case, any member, may give notice of his intention to move that the Bill be taken into consideration.

Rule 110: On the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days from the receipt of the notice...."

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : تو وہ بھی اگر ہم 24 کو لے لیں آج 26 ہے تو

آج Two clear days تو نہیں بنتے ہیں۔

Mr. Chairman : Ch. Amir Hussain Sahib how do you interpret it?

“At any time after the Bill has been so circulated...”

It means the circulation is a separate thing.

“Any Minister in the case of a Government Bill, and in any other case, any member may give notice....”

Before that, circulation would be made. After that the Minister will give notice of his intention to move that the Bill be taken into consideration.”

When this notice was given?

After the Bill has been so circulated

یعنی ایک تو ہو گیا ناں کہ

circulation ایک علیحدہ چیز ہے اس کے بعد لکھا ہوا ہے۔

Any Minister may give notice of his intention تو وہ منسٹر نے نوٹس کب دیا؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ ہے بنیادی چیز۔

جناب چیئرمین : circulation کب کی آپ نے؟

چوہدری امیر حسین : 24 کو۔

جناب چیئرمین : اچھا 24 کو اس کے بعد نوٹس کب آیا؟

(مداخلت)

چوہدری امیر حسین : جناب! اس کو examine کر لیں گے لیکن ڈاکٹر صاحب کو

پتہ نہیں گورنمنٹ سے کیا ضد ہو گئی ہے آپ تو مجھے روک سکتے ہیں کہہ بھی سکتے ہیں اور ڈاکٹر صاحب پتہ نہیں کیوں ہر بات پہ

He tries, as he is mountering the whole House.

(interruption)

Ch. Amir Hussain : Sir, this is not proper.

Dr. Bisharat Elahi : I beg your pardon, Sir.

میں نے صرف یہ کہا تھا یہ ادھر ادھر دیکھ رہے تھے میں نے صرف اتنا کہا He is a Minister and he has got no answer. اس پہ یہ برہم ہو گئے۔

چوہدری امیر حسین: نہیں جناب! میں انکی طرف بالکل نہیں دیکھ رہا تھا میں ان کی طرح بیٹھے بیٹھے بالکل بات نہیں کرتا۔ رول کے تحت جب Chair کی طرف سے بات ہو رہی ہو تو کوئی نہیں بول سکتا میں احتراماً کھڑا ہوں۔ اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی حق نہیں کہ وہ coment کریں کسی پر۔ اگر انکو بڑا علم ہے تو اپنے لئے ہو گا۔

جناب چیئرمین: تو اس کو ذرا examine کر لیں ویسے in any case آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو کل دیکھیں گے لیکن اس میں کیا procedure ہونا چاہئے؟
چوہدری امیر حسین: جناب! میں یہ گزارش کروں گا اسکو آج نہیں رکھتے examine کر لیتے ہیں عبداللہ شاہ صاحب بھی تیار نہیں تو آج فارن پالیسی پہ بحث کر لیں۔
جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی جناب میر عبدالجبار صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

میر عبدالجبار: پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

جناب چیئرمین: جی جبار صاحب۔

میر عبدالجبار: جناب! میں آپکی توجہ آج کے اخبارات کی ایک خبر کی طرف دلاتا ہوں آج جناب وزیر اعظم نے بیان دیا ہے کہ تعمیر وطن پروگرام میں انہوں نے کسی سے discussion نہیں رکھی۔ ایک کروڑ چالیس لاکھ انہوں نے انکو دیئے.....

جناب چیئرمین: بہر حال یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا۔ یہ جب مسئلہ آئے گا پھر آپ raise کریں۔ دیکھئے پوائنٹ آف آرڈر کے بارے میں دو تین conditions

ہوتی ہیں ایک یہ کہ۔ It must relate to the business of the House at the moment.

میر عبدالجبار: جناب! وہ غلط بیانی تھی اس لئے میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: وہ آپ نے بات کر دی۔ نوٹ ہو گئی۔ جی جناب جام کرار

صاحب۔

Jam Haji Karraruddin: Sir I am of this opinion that the Indus River System Authority Bill is a very important Bill particularly for three minority provinces Balochistan, Sindh and Frontier. This Bill has been drafted in the light of water Accord. We have to go through that Water Accord and then we have to discuss this Bill. We have to consult with our political experts also therefore. I am of this view that since the importance of this Bill is very much we have to consult our technical experts also, the Bill may be deferred to the next session.

جناب چیئرمین: بہر حال جب ہم اس بل پر آئیں گے تو پھر اسکی بات کریں گے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: اچھا جناب رخصت کی درخواستیں ہیں۔ جناب اقبال حیدر صاحب ناگزیر وجوہات کی بناء پر کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ انہوں نے چھپیس اور ستائیس اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 15 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: رانا نذیر احمد صاحب سرکاری دورے پر ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں وہ 25 تا 3 دسمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جی جناب

We will now start with the pending debate on the foreign policy.

یہی' بختیار صاحب نے آج open کرنا تھا۔ عبداللہ شاہ صاحب یہی' بختیار صاحب نے آج open کرنا تھا وہ تشریف نہیں لائے ابھی آپ کر دیں پھر؟ would you like to start?

Syed Abdullah Shah: Not on foreign policy Sir. I have requested for tomorrow. I will speak on the constitutional point, yes.

جناب چیئرمین: sorry آئٹم 2 بھی ہے۔

Now we come to item No. 2 of the agenda. Muhammad Ali Khan Sahib.

MOTION UNDER RULE 171(1)

Mr. Muhammad Ali Khan: بسم اللہ الرحمن الرحیم Mr. Chairman Sir, I beg to move that under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, delay in the presentation of Report of the Joint Committee on Finance Economic Affairs, Food and Agriculture etc. on the issue raised in the adjournment motions moved by Senator Prof. Khurshid Ahmad and ex-Senator Mr. Javed Jabbar regarding misappropriation of public money by Cooperative Societies, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Muhammad Ali Khan under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, that delay in the presentation of Report of the Joint Committee on Finance Economic Affairs, Food and Agriculture etc. on the issue raised in the adjournment motions moved by Senator Prof. Khurshid Ahmad and ex-Senator Mr. Javed Jabbar regarding misappropriation of public money by Cooperative Societies, be condoned till today.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Item No. 3, Muhammad Ali Khan Sahib.

REPORT OF THE JOINT COMMITTEE—PRESENTED

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, I beg to present the report of the Joint Committee on Finance Economic Affairs, Food and Agriculture etc. on the issue raised in the adjournment motions moved by Senator Prof. Khurshid Ahmad and ex-Senator Mr. Javed Jabbar regarding misappropriation of public money by Cooperative Societies.

Mr. Chairman: Report stands presented.

جی اب foreign policy پر اور کون کون بولنا چاہے گا؟

Anybody who wants to speak today?

Syed Abdullah Shah: Sir, I want to speak today on that Constitutional issue.

جناب چیئرمین: یہ اس کے بعد کریں گے۔
سید عبداللہ شاہ: جناب میری گزارش یہ ہے کہ میرا تھوڑا ذاتی کام ہے

I have to go somewhere at about quarter to twelve.
 اگر آپ مجھے دس پندرہ منٹ دے دیں تو پھر you can continue with the foreign policy debate.

Mr. Chairman: Anybody else who wants to speak on the Constitutional issue? جو آپ نے بھی بات کرنی ہے۔ دو حضرات ہیں۔ یہ صرف دو ہیں میرے خیال میں پہلے ان کو سن لیتے ہیں۔ جی عبداللہ شاہ صاحب۔

“DISCUSSION RE: THE CONSTITUTIONAL PROVISIONS” OF SUMMONING THE HOUSE

Syed Abdullah Shah: Thank you Mr. Chairman. Sir, I think a very important and crucial point has come before you and your decision will go in history. It is very important from democratic point of view also. Sir, we have heard so many learned Members of this House including the learned Attorney-General but I also make my humble submissions limited to my own conception of law.

Sir, the Parliaments—the Senate or the National Assembly can be summoned by the President on the request of the Prime Minister, President cannot do on his own, he has to summon the Senate or the National Assembly when the Prime Minister desires. The provision of requisition was not there before. I find it for the first time in the Constitution of 1962 and then in 1973. Most of the world's Constitutions do not have this provision and I could see this provision only in the Constitutions of Japan, Germany and France but there I could not find any precedent where the House was requisitioned by the Members and also by the government. It is for the first time that this thing has happened here in Pakistan and we have to debate the issue. Now Sir, the basic principles for interpreting the Constitution are that we have to see that each provision is not to come in conflict with the other provision. When new provision is made in the Act or the Constitution

we have the persume that this has come with certain purpose and if it has been given effect. It will not be allowed by any person to evade it. I think this is more important for the Senate because Mr. Chairman, if you kindly see Article 91 of the Constitution it says that the Ministers or the Cabinet are responsible only to the National Assembly, not to the Senate. So if they start interpreting the constitution strictly they can just ignore us and we also do not have the financial powers; finance doesn't come to us. So the Prime Minister can simply forget about the Senate and he may not summon it. So we will take this provision of sub-article 3 of Article 54 in that light.

جناب چیئرمین : اس کا تو safeguard ہے۔

The Constitution says that there must be at least three sessions and the period between them should be so much..... وہ تو ہے ناں۔

Syed Abdullah Shah: That is all, he can come to that, but if suppose there are more issues which we want to discuss, he may not summon and we want the summon it; that is why this provision has been made here? Now Sir, I will submit that this provision has to be implemented over and above the provision made in Article 54 sub-article (1) because we Senators have to see that our rights cannot be ignored or forgotten by the Prime Minister who is not directly answerable to us. The question is that if both the things are done at the same time what will happen? Sir, I will simply submit that the Prime Minister or the President should have at least this much courtesy that if the Prime Minister makes a request to the President that he wants to summon the session they can at least make a phone call to you (Mr. Chairman) and if you tell them that there is already a requisition, they can say yes, good enough no need of calling a separate session on the direction of the Prime Minister or the President. Sir, the provisions of the Constitution or the rules do not say that we have to mention the business also, we do not need to tell you what business we are going to discuss and it is not necessary that only the business which the Members desire can be discussed. Rules have been framed under the Constitution and the Rules say that only government business is to be conducted on all other days except the Private Members Day. So we are confined by the rules, but suppose there is no government business then Sir, the rule itself says that with the consent of the Leader of the House you can discuss anything else on the government days also but

Sir, because the constitutional provision is mandatory and you can not avoid it. So the rules also are subordinate to the constitutional provision that if there is more business of the private member then the constitutional provision prevails and the rules have to follow the constitutional provision. Mr. Chairman, I did a little work on the interpretation of the Constitution and I refer to a book written by Francis Benon, it says:—

“The basic principle embodies the necessary legal policy of any democratic state” as Blackeston says, “the law will not suffer itself to be trifled with by the evasion”. The way the House was summoned by the government, it amounts evading the provisions of Sub-article 3 of Article 54 and Sir, you will not permit this thing to happen. Same are the views of Maxwell on the interpretation of the statutes. You can kindly see page 137 of the book that I have got from the Library, I have got a photocopy of that commentry. So the Government by doing this or trying to evade the constitutional provision and as Chairman of the Senate, you are the guardian of the House, you will not permit them to do so and secondly Sir, the House which was summoned by the President, he can prorogue it at any time but when we requisition it, when you call it, then you will kindly see that there is so much business to be done, if Abdullah Shah is not ready today or he can not speak on certain issue today you can as may colleague give me time for tomorrow but you can not avoid the presidential order of prorogation. So, Sir, this provision in the Constitution has to be implemented and you very rightly pointed out that suppose 14 days passed; you can again fall back on the constitutional provision of Article 254 and you can call the session at any time if there is business. Sir, there is so much business before this House so much government business, private members business have been lying in the cold storage, that if the House is summoned and kept sitting for six months. I think it will not be enough to complete the business, provided the government does not want to bulldoze each and every provision of law or every legislation. So my humble submission before you Sir, is that you have to implement the provisions of Article 54(3) and we have to see that the government by no contrivance can evade the Constitution guarantee or constitutional right given to

the members. It is our right to summon the session not that the President at his own discretion or the Prime Minister can summon it, who is not directly answerable to us and we have to say it, "does the Prime Minister take the trouble of attending this House at any time?" He knows he does not require our votes, we can not pass vote of no-confidence against him but we can only stop legislation or we can become a barrier in the legislation, so he is with the members of the National Assembly but not with us. So, being the guardian of this House, you have to look after our rights and when the Constitution has given us a right, it has to be implemented. This is my humble submission. Thank you very much.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ ایک بہت اہم آئینی مسئلے پر جہاں جہاں آئینی اداروں کے اختیارات کا مسئلہ درپیش ہے اس پر میں اپنے خیالات کا اظہار کروں جناب والا! اس میں چونکہ قانون میں زیادہ بلکہ ایک طالب علم کی حیثیت رکھتا ہوں پھر آئینی مسائل پر۔ بہر صورت جو کچھ ہم سمجھ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس میں حکومت اور پارلیمنٹ کے functions ان کی ذمہ داریاں اصل میں یہ سوال ہمارے سامنے ہے، یہ سوال ایسے جناب والا! کہ حکومت اپنے business کے لئے کس طرح صدر کو request کر کے پارلیمنٹ کے اجلاس بلایا کرتی ہے اور پھر گورنمنٹ بزنس کس طرح اس کا جو procedure ہے وہ رولز میں فراہم کیا گیا ہے، لیکن ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ حکومت عوام کی رائے اور عوام کے مسائل کے بالکل خلاف حکومت پارلیمنٹ کو اہم مسائل پیش نہ کرے۔ ایسے حالات میں جناب والا! یہ provision 54 کے آئین کا دیا گیا ہے اس میں دو پہلو سامنے رکھے گئے ہیں نمبر ایک جو article clause one میں دیا گیا ہے 54 clause one جب حکومت کا بزنس ہو تو حکومت اپنے بزنس کے لئے وزیر اعظم کو ایک summary پیش کرے اور صدر وہ اجلاس بلائے لیکن اگر ایسے حالات پیدا ہوں جب حکومت وہ پیش نہ کرنا چاہے پھر کیا راستہ ہو گا پارلیمنٹ کے لئے؟ وہ courts کے حوالے سے جو ایک لفظ ہے suo moto کس طرح پارلیمنٹ خود ایک مسئلہ اپنے سامنے لا کر اس پر بحث کرے اور اس میں اپنا ایک فیصلہ

کرے تو اس کے لئے آرٹیکل 54 کلاز 3 میں provision دیا گیا ہے اور اس میں ایک واضح بات ہے کہ سینٹ یا قومی اسمبلی یعنی پارلیمنٹ کا کوئی ایوان اس کی ایک چوتھائی جب requisition کرے اور چیئرمین یا سپیکر کو وہ لکھ کر دے دے تو اس میں کوئی اور یعنی اس کے لئے کوئی اجازت تو نہیں لینی ہے بلکہ 14 دن میں انہوں نے یہ اجلاس بلانا ہے۔

ایسے حالات کے لئے جناب والا! ان دو سچوئیشنز کیلئے دیا گیا ہے تو اس میں پارلیمنٹ کی sovereignty کا مسئلہ ہے گورنمنٹ کے ذریعے لیکن اگر ایسا نہ ہو اور حکومت یا انتظامیہ اپنی ذمہ داری پوری نہ کر سکے یا پوری نہ کر رہی ہو تو پھر پارلیمنٹ suo moto کس طرح کوئی ایکشن لے؟ اس میں سینٹ کے ممبران نے جو بھی اپنی ضرورت تھی وہ کچھ ممبران نے آپ کو لکھ کر دے دی اب اگر عام حالات ہوں، عام حالات میں تو یہ ہو سکتا ہے کہ حکومت صدر کو لکھے اور اجلاس بلائے لیکن عام حالات نہیں تھے اہم مسئلہ foreign policy کا ایسے مسائل جس پر دو سال کے لئے مسلسل یہ بات ہو رہی تھی کہ foreign policy کو discuss کیا جائے اور حکومت یہ مسئلہ پارلیمنٹ کے سامنے نہیں لانا چاہتی تو جب ہم لوگوں نے جناب والا! آپ کو requisition کی request کی یہ آرٹیکل 54 اور اس کا sub-article یا Clause وہ inaction آگیا اس وقت کیا حالات تھے کہ 4 گھنٹے میں وزیر اعظم نے وہاں سمری دی اور صدر نے وہاں سے summon کی اطلاع دی اور ہمیں معلوم ہے کہ 9 تاریخ کو یہ ہوا اور 9 تاریخ کی شام کو ریڈیو پر اعلان ہوا ٹی وی پر اعلان ہوا کہ 12 تاریخ کو یہ اجلاس بلایا جا رہا ہے یعنی کتنے دن میں 9 تاریخ 10، 11، 12 دو دن session اب دو دن میں ایسے ہماری پارلیمنٹ کی history دیکھیں، کوئی اجلاس اب تک دو دن میں بلایا گیا ہے یہاں یہ دلیل دی جا رہی ہے کہ چونکہ وہاں جو مختلف legislation کا کوئی بزنس تھا Pesticide act یا کوئی اور تھا اور وہ time bar ہو رہے تھے اگر وہ اتنے اہم تھے تو پھر چونکہ وہ ضروری تھے اس لئے اس سے پہلے حکومت نے یہ اجلاس کیوں نہیں بلایا؟ اگر وہ اتنے ضروری تھے تو انہیں پہلے اجلاس بلانا چاہئے تھا وہ اتنے ضروری نہیں تھے۔ اب جب کہ requisition ہوئی تو اس وقت میں یہ کہوں گا یہاں آپ کے سوالات تھے اور ہم جوابات دے رہے تھے آپ کے سوالات یہ تھے کہ فرض کیا 14 دن کے اندر وہ بلائیں یا 14 دن کے بعد بلائیں یا آپ کے سوالات

تھے، جناب والا؟ کہ فرض کیا یہ بزنس جو ہے اگر اکثریت یہاں فیصلہ کرے مختلف سوالات آپ نے کئے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ وہ سوالات abstract تھے ان معنوں میں abstract تھے کہ وہ جب case پیدا ہی نہیں ہوا ہو اس کے بارے میں ہم کیسے فرض کر سکتے ہیں کہ اس کیس کے کیا circumstances تھے؟ یہ ایک particular case ہے اور اس کے circumstances یہ تھے کہ requisition ہو گئی اور requisition کے چار گھنٹے میں President نے اعلان کیا کہ ہم نے summon کر لیا ہے۔

جناب والا! آپ توجہ نہیں دے رہے ہمارے خیال میں جو اہم چیز تھی وہ آپ نے نہیں سنی۔ ہماری عرض یہ ہے کسی بھی قانون یا rules کی application کے بارے میں کوئی کیس ہم hypothetical ہم فرض نہیں کر سکتے کن حالات میں کیا circumstances ہوں گے جس میں کون سا قانون اور کون سا رول ان کو apply ہو گا یہ ہم فرض نہیں کر سکتے کیونکہ مختلف حالات پیدا ہوتے ہیں۔ قانون کا اہم طریقہ یہ ہے قوانین ہیں، رولز ہیں، کوئی کیس پیش ہوتا ہے اس مکمل کیس پر آئین قانون اور رولز کا اطلاق کیا جاتا ہے یہاں concrete کیس یہ ہے کہ requisition ہوئی ہے اور requisition کے بعد چار گھنٹے میں summon کیا گیا ہے۔ concrete کیس یہ ہے آپ کا فیصلہ کسی بھی hypothetical case کے بارے میں وہ ضروری نہیں ہے بلکہ آپ کا فیصلہ اس موضوع پر ہو گا، اگر میں یہ کہوں کہ issue in fact یہ ہے کہ اس کیس میں آیا سمن کرنے والے نے ان کی کوئی نیک نیتی اور بد نیتی، ہم کہتے ہیں اس میں کیا پوزیشن ہے؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو واقعات تھے ان واقعات میں ہو سکتا ہے میں یہ فرق کر لیتا ہوں 14 دن میں اچانک ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں کہ President کو summon کرنا پڑے آپ نے اپنے 14 دن کے اندر اجلاس سمن نہیں کیا اور ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں تو ہم President کی نیک نیتی گورنمنٹ کی نیک نیتی ہم معلوم کر سکتے ہیں واقعی ہنگامی حالات ہیں اور یہ نیک نیتی ہے لیکن اس کیس میں 4 گھنٹے میں جب کہ سب کو علم تھا اخباروں میں بھی تھا، discussion بھی ہو رہی تھی آپ کے گورنمنٹ سے رابطے تھے اور یہاں جب requisition ہوئی، چار گھنٹے میں انہوں نے پیش کیا تو جناب والا! واقعات یہ ثابت کر رہے ہیں کہ یہ جو تھا یہ malafide تھا اصل مسئلہ یہ ہے۔ اس کیس میں.....

جناب چیئرمین : اب کیا کیا جائے۔ آپ بتائیں اصل بات یہ ہے کہ اب کیا کیا جائے؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! آپکا سوال تھا کہ اجلاس بلانا تھا اجلاس آگیا جناب والا! ایسا نہیں۔ جب گورنمنٹ اجلاس بلاتی ہے اسکا اپنا بزنس ہے جب وہ سینٹ اپنا اجلاس بلاتی ہے تو اس کا اپنا بزنس ہوتا ہے تو اس حوالے سے یہ جو کچھ ہوا malafide تھا۔ یہ جدا بات ہے، لہذا ہمارے لئے واحد راستہ یہ ہے ہمارے لئے پارلیمنٹ کی sovereignty کے لئے پارلیمنٹ کے sovereign actions کو sabotage نہ کرنے کے لئے آئندہ کے لئے راستہ بند کرنے کے لئے یہ صاف بات ہے یہ اصل چیز ہے اس کیلئے سینٹ اور سینٹ کے چیئرمین کی ذمہ داری بنتی ہے وہ بالکل غیر مبہم الفاظ میں اس ایکشن کو undesirable declare کرے۔ bonafide ہو سکتا ہے ایسے circumstances میں، لیکن چونکہ ایسے circumstances نہیں تھے لہذا اس سے یہی نتیجہ نکالا جائے گا It was malafide دوسری بات ہے کہ اب کیا کیا جائے اب آئندہ کے لئے ہمارے پاس واحد alternat یہ ہے میں پھر وہ بات کر رہا ہوں اگر bonafide ہوتا تو شاید آپ بعد میں یہ گنجائش نکالتے اگرچہ میں اس کا قائل نہیں ہوں قانون اجازت نہیں دیتا اٹارنی جنرل صاحب نے جو فرمایا merger لیکن اس کیس میں آپ کو خصوصی طور پر یہ requisition کرنا پڑے گا تا کہ آئندہ کے لئے پارلیمنٹ کی sovereignty کو sabotage کرنے کیلئے کوئی عمل نہ کر سکے تو ہم جب کہتے ہیں..... ہمارے سامنے یہ واضح case ہے۔ یہ.....

جناب چیئرمین : تو آپ کا یہ کہنا ہے کہ آئندہ کے لئے دوبارہ بلایا جائے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب میں آپ کو واضح طور پر کہوں اس کو بلانے کا بحیثیت چیئرمین سینٹ اور پارلیمنٹ کے، آپ پارلیمنٹ کی بھی نمائندگی کر رہے ہیں اگر آپ نے یہ باقاعدہ رولنگ نہیں دی تو پارلیمنٹ کی اتھارٹی کے آپ custodian نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔

Do we start with the Foreign Policy debate?

(interruption)

اس پر یحییٰ بختیار صاحب نے بھی بات کرنی ہے آج کریں یا کل کریں۔
جناب اقبال احمد خان : جناب والا! اس پر میں نے بھی کچھ گزارش کرنی ہے۔
 میں نے بھی آپ سے فرمایا تھا کہ آج یا کل جب بھی آپ فرمائیں۔
جناب چیئرمین : آپ تو گچکی صاحب بول چکے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : پوائنٹ آف آرڈر very sorry ایک نقطہ،
 وہ یہ ہے، ایک کمزروی اگر رولز میں ہے کہ requisition کا جو بزنس ہے اس کے لئے
 رولز میں اگر کوئی چیز فراہم نہیں ہے یہ جو مسئلہ ہم کہتے ہیں کہ فرض کیا ہم ریکوزیشن کرتے ہیں
 تو کہاں سے start لیں گے؟ بزنس وہی گورنمنٹ والی، فرض کیا گورنمنٹ نہیں مانتی وہ
 کہتے ہیں کہ ہم بزنس لاتے ہی حالات ایسے نہیں پیدا ہو سکتے ہیں اس میں اگر رولز فراہم نہیں
 ہیں تو اس میں ہماری rules making committee کی کمزوری ہے اس حوالے سے یہ
 aspect مثلاً joint sitting کے لئے رولز نہیں ہیں۔ صدر صاحب کا جو مسئلہ پیدا ہوا
 کہ کون Chair کرے گا؟

جناب چیئرمین : نہیں رولز ہیں۔ joint sitting رولز علیحدہ ہیں۔
 joint sitting rules علیحدہ ہوتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : میرا مطلب یہ ہے وہ ایک مسئلہ جو پیدا ہوا تھا میں
 یہ عرض کر رہا ہوں یہاں requisition کے session کی اگر رولز خصوصی طور پر فراہم
 نہیں کرتے تو وہ رولز بنانے میں ہماری کمزوری ہے۔ یہ ہے مسئلہ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے اس طرح کرتے ہیں آج یحییٰ بختیار کو
 سن لیتے ہیں باقی کو کل پھر سن لیں گے۔ آپ کو اقبال احمد خان صاحب، منسٹر صاحب بھی بات کرنا
 چاہتے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب میں ایک نقطہ پیش کروں گا۔

جناب چیئرمین : کل سن لیں گے۔

جناب منظور احمد گچکی : میں آپ کا کچھ زیادہ ٹائم نہیں لوں گا تین چار

منٹ۔

جناب چیئرمین : اچھا ٹھیک ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب چیئرمین! یہ ایک بحث جو سینٹ میں چل رہی ہے وہ یہ ہے کہ آیا یہ اجلاس constitutional ہے یا نہیں ہے رولز کے مطابق ہے یا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : اور آئندہ کیا کیا جائے؟

جناب منظور احمد گچکی : میں سمجھتا ہوں جس طرح میرے معزز دوست نے یہ بات رکھی اس میں totally malafide عنصر شامل ہے۔ میں نہیں سمجھتا اس ہاؤس کے ارکان یا خصوصاً چیئرمین اس رول سے نابلد ہیں۔ یقیناً ایسا نہیں ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ کے بارے میں بطور چیئرمین اور otherwise ایک اچھے وکیل کی حیثیت سے میرے خیال میں آپ نے جو interpretation کی ہے یا جس طریقے سے آپ نے اجلاس کو بلایا ہے۔

جناب چیئرمین : میں نے تو نہیں بلایا۔ ابھی تک تو میں نے نہیں بلایا صدر نے بلایا

ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ 9 تاریخ کو

requisition ہوتا ہے اور شام کو President اجلاس طلب کرتا ہے لیکن President خود طلب نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین : گورنمنٹ کی advice پر کرتا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : گورنمنٹ کی خواہش کے مطابق کرتا ہے اور

گورنمنٹ کی خواہش میں آپ کا دخل یقیناً ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں ہوتا۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب چیئرمین میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا

بہر حال میں یہ کہوں گا اب سارے دوستوں نے article 53 (3) کا حوالہ دیا ہے جس کے تحت requisition کا ایک process ہے یہ بالکل ایسے ہی ہے میں اس کو جب کسی اور article کے ساتھ نہتی کر کے رکھوں گا تو پھر اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی سمجھ میں بھی آجائے گا۔ جناب؟ اب آپ آرٹیکل 58 کو read کریں یہ ایک راستہ متعین کرتا ہے کہ اس میں کیا کرنا چاہئے۔

جناب منظور احمد گچکی : اب آپ دیکھیں کہ 58 کا جو ایکسپلینیشن ہے اس میں یہ ہے کہ

“Reference in this Article to Prime Minister shall not be construed to include reference to a Prime Minister against whom a resolution for a vote of no confidence has been...”

جناب والا، اس آرٹیکل کے تحت اگر ہاؤس میں vote of no confidence ہوتا ہے تو پھر پرائم منسٹر یا صدر اپنی discretion پر اسمبلی نہیں توڑ سکتا اور جب تک vote of no confidence کی کارروائی تکمیل تک نہ پہنچے، اس وقت تک وہ اسمبلی dissolve نہیں کرتا حالانکہ جناب چیئرمین، صدر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی صوابدید پر یا جو circumstances ہیں ان کے مطابق یا وزیر اعظم کی recommendation کے مطابق اسمبلی dissolve کر سکتا ہے یہ ان کا ایک established right ہے۔ لیکن جب بھی vote of no confidence move ہو جاتا ہے اس وقت ان کے یہ تمام اختیارات suspend ہو جاتے ہیں۔ exactly اسی طرح جب سیشن requisition کیا جاتا ہے گورنمنٹ کو، صدر کو with recommendation of the govt. یہ حق حاصل ہے کہ اسمبلی یا سینٹ کے سیشن کو call کریں لیکن جس وقت requisition ہو جاتا ہے اس وقت اس کا یہ right suspend ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان دونوں Articles کو ایک دوسرے کے حوالے سے پڑھا جائے تو اس میں کوئی ambiguity نہیں ہے اور یہ بات بالکل clear ہے۔ رہا یہ کہ یہ کیوں کیا گیا۔

جناب چیئرمین : یہ بحث اب relevant نہیں ہے۔ اب تو بحث یہ ہے کہ کیا کرنا چاہئے۔

جناب منظور احمد گچکی : یہ جناب relevant ہے اور یہ اس لئے ہے۔ جناب چیئرمین : میری عرض تو سن لیں، وہ تو ہو گیا۔ اب آپ کے سامنے دو سوال ہیں قانونی، ایک تو یہ ہے کہ اگر اجلاس بلا لیا جائے، چاہے یہ صدر نے بلایا ہے یا جس نے بھی بلایا ہے کیا requisition still valid ہے؟

جناب منظور احمد گچکی : بالکل ٹھیک ہے۔ جناب چیئرمین : دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر ہے تو پھر اب کیا کیا جائے گا؟ بجلی بچتا

challengeable ہے۔ اور اس دوران جتنے بھی Bill پاس ہوئے ہیں وہ بھی غیر آئینی ہیں اس لئے کہ جب ہماری طرف سے requisition موجود تھی، تو ان کو یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ اسمبلی کے یا سینٹ کے session کو بلائیں۔ اب رہی یہ بات کہ کیا کیا جائے؟ اب تو جناب والا، آپ نے سارے دورازے بند کئے ہیں۔ 9 تاریخ کو requisition دی گئی ہے، تو یہ possible ہے جیسے کہ یحییٰ صاحب نے 254 کا حوالہ دیا ہے اس کے chances تو بن سکتے تھے لیکن جناب اگر آپ دیکھیں گے کہ 9 تاریخ کو اجلاس requisition ہوا ہے اگر آپ اس میں 14 دن plus کر دیں تو 23 تاریخ آجاتی ہے تو جب 23 تاریخ آجاتی ہے تو وہ چودہ دن جو گزر گئے ہیں، ان کے بعد اگر آپ نے اجلاس نہ بلایا تو اس میں آئینی complications کیا ہوں گے؟ میں کہتا ہوں کہ، اس میں میں اپنے دوستوں سے بھی کہوں گا کہ ہمیں پھر دوبارہ requisition کرنا چاہئے اور پھر move کرنا چاہئے، یہ میرا نکتہ نظر ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اور کوئی نکتہ سمجھ میں نہیں آتا کہ continuation کیسے ہو گا اس لئے کہ 14 دن تو گزر گئے ہیں 9 اور جمعہ 14، 23 تاریخ بنتی ہے۔ اور آج 26 تاریخ ہے اس لئے اب چودہ دن سے زیادہ ہو گئے ہیں اس لئے اس کو دوبارہ requisition کیا جائے۔ میں اس کو دوبارہ repeat کرتا ہوں..... یحییٰ بختیار صاحب بھی اس پر بولیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم اس کی constitutional interpretation پر جائیں، اگر ہم اسکو کہیں بھی رکھیں تو یہ کارروائی جو یہاں ہوئی ہے، وہ unconstitutional ہے اس کا کوئی constitutional coverage نہیں ہے۔ شکریہ۔

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, I beg your permission.....

Mr. Chairman: Please.

Syed Abdullah Shah: I will just make a submission, Sir. A latter provision in the Article has precedence over the earlier.

جناب چیئرمین: آئین کی interpretation میں اصول یہ ہوتا ہے

All the provisions have to be read together and you know, to say one has precedence over the other.....

یہ کوئی اصول نہیں ہے۔

صاحب اور کچھ ممبران نے کہا ہے 254 کے تحت کر سکتے ہیں۔ تو یہ questions ہیں۔
جناب منظور احمد گچکی : اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے requisition
 certain point پر کیا تھا میں تو کہتا ہوں کہ جس وقت requisition ہوتا ہے تو اس
 وقت گورنمنٹ کا right یا صدر کا.....

جناب چیئرمین : اسکے بارے میں بتائیں ناں کہ کیسے؟ یعنی آپ کے جورولز میں ان
 میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے.....

جناب منظور احمد گچکی : یہ تو میں آئین کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین : آئین میں بھی نہیں ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : آئین میں requisition تو ہے جی،

جناب چیئرمین : آئین میں requisition بھی ہے اور summoning بھی ہے۔

نہ صدر صاحب summon کرتے وقت بتاتے ہیں کہ اجلاس کیوں طلب کیا گیا ہے اور
 نہ requisition کے وقت لکھا ہوا ہے کہ لکھو کہ کیوں کیا گیا ہے۔۔۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب، میری بات سنیں، اگر آپ اس کو الگ الگ
 پڑھیں گے تو عرض ہے کہ sub-article III میں تو نہیں لکھا لیکن اگر آپ.....

جناب چیئرمین : (1) میں بھی نہیں ہے۔ 54- (1) میں بھی نہیں ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب اگر 58 کو پڑھیں تو وہ justify ہوتا ہے
 کہ جب اتنی بڑی چیز وزیراعظم یا صدر نہیں کر سکتے، اسی طرح اجلاس بلانے کے لئے بھی
 جب اجلاس requisition ہوتا ہے تو وہاں ان کا یہ جو right ہے وہ وقتی طور پر ٹھہر جاتا
 ہے۔

جناب والا، میں یہ کہنا چاہوں گا، یعنی ہم نے 9 تاریخ کو requisition کیا اور
 certain points پر کیا اب آپ نے ان میں سے ایک پوائنٹ کو ہاؤس میں
 discussion کے لئے لے لیا جو foreign policy ہے۔ ظاہر ہے کہ میں وکیل نہیں
 ہوں، اس لئے شاید قانون کی ان complications کو نہ سمجھ سکوں میری دانست کے مطابق
 جو اس کی interpretation ہے وہ یہ ہے آپ کا یہ سیشن جو صدر نے بلایا ہے یہ قطعاً
 آئینی نہیں ہے، unconstitutional ہے۔ اور اس کی جتنی بھی proceeding چلی ہے وہ

you have to try and reconcile.

یعنی ابھی recently سپریم کورٹ کا judgement آیا ہے..... اور آرٹیکل 2- اے۔
حالانکہ اس پر خاصی بحث تھی کہ 2- اے over ride کرتا ہے کیونکہ وہ ہے
it is objective Resolution کو incorporate کیا۔ اس پر بھی انہوں نے یہی کہا ہے
all the provisions have to be read together and reconciled.

سید عبداللہ شاہ : صحیح ہے لیکن میری عرض اس پر یہ ہے۔

this provision has to be implemented, it can't be.....

Mr. Chairman : That is a separate argument, what you are saying is reconciling.

Syed Abdullah Shah : Yes.

Mr. Chairman : Yahya Bakhtiar Sahib you want to say something?

Mr. Yahya Bakhtiar : Thank you Mr. Chairman. As I was going to Quetta and it was required that there will be some discussion on this subject ; as you desired on the 18th, therefore, I thought I would briefly submit my views in writing and that is before you. Sir, the position is not complicated in my opinion. I will not attribute malafide to the government.

Ch. Abdul Ghaffoor : Sorry for interruption.

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی argument تحریری دی گئی ہے۔ تو we must have a copy of that for reply.

جناب چیئرمین : بے شک لیں۔

I have got a copy اسی کو explain کریں گے بہر حال
I will give it to you.... In brief what Mr. Yahya Bakhtiar has said is
تو وہ جو کہ انہوں نے کہا ہے کہ once the session has been summoned.

requisition ہے وہ اپنی جگہ رہتی ہے۔

but under Article 254 there is an obligation on the Chairman to summon it within fourteen days thereafter, i.e. upto the prorogation of the session by the President.

اور 254 میں اس کی اجازت ہے۔

this is what in essence.... Yes, Yahya Bakhtiar Sahib, please go ahead.

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you very much. Sir, as I submitted that I will not attribute *malafide* to the government or to the President because they got the requisition and then suddenly summoned it but it is highly improper to summon at such a short notice. I say highly improper because they should realize that we come here from far-off areas. This is an important session, a lot of government money is spent on these sessions, we put in a lot of effort to prepare cases for the session. A short notice only of ten/twelve hours, that in my case, as I received is very unfair.

Secondly Sir, there was a requisition, the government knew about it, I would submit that if they had some urgent business, a particular Bill or Bills are going to lapse, if they had not been brought before the Senate by the 15th, 16th or 17th then they could very well request you. You have the discretion to call within fourteen days, the requisition is before you, so please summon it on the 12th, 13th, 14th so that Bills don't get lapsed, that was a very easy thing for them to do but they should not have tried and I hope they have not tried but there is a suspicion that they tried to frustrate this requisition and pre-empted under the wrong impression that they can nullify any provision of the Constitution in the previous way, it is not possible. Every provision of the Constitution has to be given effect to. As for Article 54 sub-article (3) is concerned, Sir:

—On a requisition signed by not less than one-fourth of the total membership of the National Assembly, the Speaker....” under Article 61, it becomes the Chairman, shall summon “shall” Sir, give no discretion, no other alternative, shall summon the National Assembly; that means the Senate to meet at such time and place as he thinks fit within fourteen days of the receipt of the requisition and then the Speaker that means the Chairman has summoned the Assembly by only he may prorogue it”, the government's authority, the President's authority to prorogue it has been taken away. It is exclusively, the authority of this House—the Chairman to summon the session and to prorogue it. It would not be a sovereign body if this power had not been given. One person or the government have been given the power to nullify the provision, irrespective of the fact what are they going to discuss, it is entirely to the

sovereign body to decide, what they are going to discuss, they are not going to waste public money—public time. So, Sir, as far this provision is concerned it is must, this has to be complied with and the duty imposed upon you is a very heavy responsible duty; to summon it as well as prorogue it. You may prorogue it after an hour, you may prorogue it after a week or ten days. It depends on the business of the House but nobody can suggest, nobody can interfere, you are responsible to this House and nobody else. Sir, the other complication was that I pointed out that because they have called the session, the President has summoned it and the President has the right to summon it even without attributing any *malafides*. I would say that if within fourteen days, as I have already submitted in writing, the session can not be summoned, then there is a remedy in the Constitution's Article-254 which says:

“When any act or thing is required by the Constitution to be done within a particular period and it is not done within that period, the doing of the act or thing shall not be invalid or otherwise ineffective by reason only that it was not done within that period.”

So, Sir, I will not even say this that within fourteen days “yes” but immediately to give effect to the provision of the Constitution as soon as the session is prorogued. Supposing it is prorogued on the 27th or any day thereafter, your duty will be immediately to requisition it. I know that they say fourteen days but that means the new requisition, fourteen days mean new requisition, immediately if I have to take an oath under the Constitution in a particular time within a day, I don't do it, I should do it as soon as possible after that. This is my submission. There is no getting away from it, there is no other alternative, session must be summoned must be requisitioned and it is solely your responsibility to summon it and to prorogue it. Thank you Sir.

Mr. Chairman: Thank you.

جی جناب اقبال صاحب۔

جناب اقبال احمد خان : جناب اب ٹائم بھی کافی ہو گیا ہے اور لاء سنسٹر نے فرمایا

تھا کہ یحییٰ بختیار صاحب کے بعد باقی کل، توکل صبح اس پر کر لیں۔

جناب چیئرمین : کل کر لیتے ہیں، باقی کل کریں گے۔ جی۔ Yahya Bakhtiar

Sahib do you want to speak on the foreign policy now.

چوہدری عبدالغفور : جناب میں عرض کر رہا تھا کہ اگر اقبال صاحب کل کرنا چاہتے ہیں تو کل کر لیں میں آج کر لیتا ہوں جی۔

جناب چیئرمین : جی۔

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, the annual proposition has come. I think, the Leader of the House will submit before the Chair as that is your proposal that this can be postponed this policy debate on foreign affairs.

جناب چیئرمین : جی یحییٰ بختیار صاحب کا تھا

Let me see what his views are, would you like to speak today or would you like.....

جس طرح proposal ہے کہ اس کو بھی آگے کر دیا جائے؟

چوہدری عبدالغفور : جناب میں عرض کر رہا ہوں کہ یہی بات ہو رہی تھی ابھی یہ

طے ہوا ہے۔ that has been settled almost

کہ Foreign policy debate جو ہے.....

جناب یحییٰ بختیار : کل پر مجھے کوئی اعتراض نہیں

but you will kindly appreciate that there are certain issues in which the whole nation is worried and concerned, this is the issue of Kashmir, the issue of Afghanistan, the issue of Bosnia if we go at home and sit for another month and say alright we will discuss it later, we will be condemned in the history, we did not perform any duty. What is happening in Kashmir, how people are suffering, what have we done, what the government has done, what is happening in Afghanistan, it is going to pieces what is happening in Bosnia; these are the vital issues where is my concern, I have no objection at all Sir if you put off till tomorrow, but not for next session.

Mr. Chairman: Right. Muhammad Ali Khan Sahib.

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman Sir, I have talked to a number of members here in the Senate who are of the view that this

foreign policy debate is a very important issue here before the House and most of the members would like to take part in this debate, if the House is going to be prorogued tomorrow then this will remain inconclusive and we would like to take it up when we meet in the next session and by then the Minister would also have returned from the United Nations and he will be in a position to wind it up. So, when I discussed this with the movers I talked to the Leader of the Opposition and he agreed with my suggestion and the suggestion put forward to him by my brother, Tariq Chaudhry, then I talked to other members here and they are of the same opinion that those members who would like to take part in the debate today or tomorrow should be given an opportunity and those who are not prepared yet and some who are not present here would like to take part in the debate.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جو بولنا چاہیں آج بول لیں تو

Yahya Bakhtiar Sahib, would you like to speak today or tomorrow

یعنی فارن پالیسی پر آپ آج بولنا چاہیں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I am ready to speak even today, Sir, but there is hardly any quorum in the House. It is a very pathetic thing, I have not raised objection myself but even the Minister is not there.

جناب چیئرمین : منسٹر صاحب کو لیتے ہیں لیکن would you like to

..... speak today.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I would like to.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے بلا لیں منسٹر صاحب کو یچیٰ بختیار صاحب

would like to speak today? And who else would like to speak today, Rahim Mandokhail Sahib, Khawaja Asif Sahib, OK, right.

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, point of order the quorum has been pointed out.

Mr. Chairman: The quorum is there and I am happy that by the grace of God, the quorum question is not a problem in this House. Yes Yaha Bakhtiar Sahib.

DISCUSSION ON FOREIGN POLICY

Mr. Yahya Bakhtiar: Mr. Chairman thank you very much for giving me the opportunity to say something on this very important

subject, I am sorry I was not present when the honourable Minister read out his statement a very elaborate statement, I very much appreciate Sir, that a Minister should himself come forward and placed before the House a problem that the country is facing, as far his Ministry is concerned and the policy which they have adopted, I wish the other Ministries would do the same and then there would not be so many questions. The Honourable Minister had touched upon almost every aspect of the foreign policy of the government.

Some members wanted more time to speak on the subject—20 minutes, 15 minutes, half an hour, you were pleased to observe, probably, pay me very doubtful compliment when you said that Yahya Bakhtiar will finish his statement on the subject within fifteen or twenty minutes, that reminded me, that is why I say doubtful compliment of a story in the House of Commons. "After the war-second World War there was a labour government and the Bill before the House was Education Bill, one of the poorest Labour Minister, who had been Railway worker all his life, he for his misfortune got up and said Mr. Speaker Sir, I would like to say something that I know about the subject and a back bencher also fully educated from conservative party, said tell us all you know on the subject, it would not take long". So probably you thought I would not take long on the subject because foreign policy is a very difficult subject and I have nothing to do with it, Sir, on the point, I am not trying to fill in the gaps in my time, somehow I have to speak for half an hour.

Mr. Chairman: Even if you take a little longer, it does not matter at all.

Mr. Yahya Bakhtiar: I agree with you that those who want to say something in ten, fifteen minutes they can say it. Again I was thinking of a story. (interruption)...and thirdly, promotion of the welfare of the Pakistani nationals abroad.

Sir, I would respectfully add what the Quaid said about the foreign policy. The Quaid-e-Azam spelled the aim rather differently. I am not thinking that it is not included in that. On receiving a Foreign Ambassador on the 8th of May, 1948, in reply to his Address, the Quaid said: "As a new born State Pakistan desires nothing so ardently as the goodwill of the world."

Its people are determined to work with heart and soul in the task of consolidating their new liberty while so engaged in the great task of nation building. They are deeply conscious of help and cooperation extended to them, by the other States of the world particularly at this moment." Sir, goodwill and cooperation of the other countries is very important and this is the task of our diplomats and Foreign Office. I know that we have not been very fortunate in this respect. I mean that the difficulty that the Foreign Office and the diplomats have been facing, as far as Pakistan is concerned, is tremendous. You cannot get the goodwill of the people abroad when you have dictatorship year after year. You cannot get the goodwill when you have public hanging and public logging in the country. You cannot get the respect of the world when you have no rule of law but, now thank God some sort of Constitution and democracy is their and they should have no difficulty in getting the goodwill of the people which is important.

Sir, I agree with the honourable Foreign Minister when he says that our foreign policy draws its strength from the cultural and spiritual values of our people and the principles of our ideology. It therefore endeavours to dwell in special close relations with all Islamic countries to strengthen the solidarity of the Ummah. Sir, this is the only aspect on which I will be able to say a few things because the important issue before the case as far as I am concerned and as far as I understand is—our Kashmir, Afghanistan and Bosnia, they concern us as members of one Ummah and we are duty bound to help, to assist and to worry about them. Again Sir the honourable Minister has said that, true to the traditions of our faith (I think he must have used this word very carefully and cautiously), we have consistently sought peaceful cooperation and good neighbourly relations with the countries of our region, and that the resolution of the core issue of Jammu and Kashmir is an essential pre-requisite for the improvement of relations between the two countries. I fully subscribe with all respect that this view of the Government and the Foreign Minister that the relations between Pakistan and India could improve and improve very much, only after this main issue is resolved and that the dispute should be settled peacefully in accordance with the relevant United Nations Security Council resolution in the spirit of Simla Accord. I fully support you, fully agree with you, this is a national problem we stand by you but I would like to ask with all respect as to why there are agitations that this Government is not properly carrying out the policy with regard to Kashmir? Why people are not satisfied? What is lacking? What is lacking/May be it is lacking in me and you both, I don't say and I am

not blaming you (Foreign Minister) particularly, but you have to rethink on this issue why the people are not satisfied? As far as I see, personally, I feel some light at the end of the tunnel after a long time. I believe that Kashmir issue will be resolved within the near future because of the tremendous sacrifices that the people of Kashmir are making the suffering they are undergoing and the atrocities committed on them that will bear fruit. They will be free, I have not a slightest doubt on that because I have some experience of the Indians mind and the Indian leaders. They will realize and they will realize soon enough, I hope, this is a nut which is not easy to crack and they cannot swallow it.

There was a time when as a young man in Pakistan Movement we thought that the Congress, Mahatma Gandhi, Nehru, Patel will never agree to Pakistan. "On my dead body", those were the words of Mahatma Gandhi himself. This vilification of mother cow, the holy cow, this is being desecrated, this we cannot permit. Sir, I had the honour to ask Quaid-i-Azam in Quetta in 1945 as a young student, he was very kind to me, I said Sir, Pandit Jawaharlal Nehru says "I don't know what Mr. Jinnah means by Pakistan", he is not defining it as late as 45, and we don't know what he means, what are the government going to be, what sort of Constitution they are going to have, what are going to be the boundaries. I asked the Quaid, I said Sir, this Pandit Jawaharlal Nehru says, is he stupid or he is trying to confuse the issue. He said that he is trying to confuse the issue but he is also stupid but I am afraid of an other man-Gandhi, he has got brain he always try to put in that Nehru is stupid. And Sir, as a Constitutional lawyer yourself and myself keep what Seervai is saying that Nehru has not been so stupid that the Cabinet membership cannot be rejected there would have been no Pakistan. So Sir, that is the thing that Hindu is a realistic person, Indians are very realistic. Soon they realised, Gandhi realized that you have to accept Pakistan, Patel accepted it, Nehru accepted it, they will accept the position as for Kashmir is concerned if we don't give up if we go on fighting, Insha Allah I have not the slightest doubt that Kashmir will no longer be a problem, it will be part of this country as it should have been in the beginning. But all the same Sir, heavy responsibility is on us. We are worried, we are worried very much, as to what is happening in Kashmir and now those people are suffering and every possible help, every possible assistance within the diplomatic herms should be extended to them. It is wrong to say that we are actively helping them, supporting them with arms and ammunition if we could, we would have done it forty years ago, that is not true.

Now Sir, I will come to Afghanistan, we are very much concerned, everybody is concerned because Afghanistan is going to effect us directly. Whatever happen there and whatever is happening there, is going to affect us very much. There is a mess, a very big mess there. And I will respectfully say, to a very great extent the present is responsible in creating that mess.

”اے بادصبا! میں ہمہ اور دہشت“

You selected, you patronized certain mujahdeens in preference to others, this is the general impression I am not for any one or against any one, but it is unfortunate that they are divided and the Muslims and Pushtoons and Afghans they are killing each other, it never happened in the course of Russian occupation and it has happened today. It is a very pathetic and sad situation. And what is happening in Kabul and around? Sir, that was very vividly described in detail by Mr. Abdul Khaliq Khan yesterday. I don't agree with everthing he said but a very impressive speech he made and I could see the Foreign Minister looking at the coalition partner.

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

That was the expression on his face but he told the truth strange they are but how they become fellow or coalition partner that I don't know, that is for them to decide, Sir, as far as Abdul Khaliq Khan is concerned they can say :

لو وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بے ننگ و نام ہے
یہ جانتا اگر تو لٹا تانہ گھر کو میں یہ تو ہو چکا

but the fact remains and the question has to be asked from the honourable Minister and his government as to who is supplying Mr. Hikmatyar so many rockets? Kabul is rained everyday with rockets.

Hikmatyar has finished almost everyone and he goes on doing it. I don't blame for a moment, I am not attributing any motive to the Government of Pakistan, that Government of Pakistan is supplying these, no, please don't misunderstand me. This is your problem and my problem, I am not suggesting that officially the army is supplying

them, but Sir, somebody is supplying these rockets and I don't believe it is China. I don't believe that it is Russia, I don't believe it is India. Who is supplying these rockets in such large numbers? Everyday they are falling on Kabul. Kabul is ruined.

ہے غارت چمن میں یقیناً کسی کا ہاتھ
شاخوں پہ انگلیوں کے نشان دیکھتا ہوں میں

Your guess could be as correct as mine, it is from here that these are being supplied. Please note it down, find out. It is your duty you are government that is your duty to know who is doing it? this must stop? don't want to take much time because this is a very difficult problem. Afghan history we are aware of it. We have studied it, we are part of it, I come from that part of the world, my ancestors came from there. Sir, Afghanistan as it exists today came into being at the time of Sadozai ruler Ahmed Shah Abdali.

How Sir what happened, how they have been fighting that history is before us. Ahmad Shah son of Taimur Shah, Taimur Shah's son Shah Zaman, Shah Shuja, Mahmood. Mahmood went him nagged Shah Zaman Shah Zaman was the one who helped Ranjeet Singh with his gun. Ranjeet Singh gave him Punjab as a gift saying that it is yours. He was sitting in Rawalpindi the end is by Mahmood this is what a brother is doing to an other brother. What is happening in Afghanistan today? Tribe against tribe and kingdom of Kabul Muhammad Ali Khan must have read it when no was a student at Alphonse, if Foreign Minister has not read it, I think he will enjoy reading it, an old book, very interesting book 'Alphonse' Sir, was the Governor of Bombay for sometime but he was more interested in history and literature. He was asked to act as Governor-General in those days Governor-General used to go by ship and had six months holiday so he was given a chance to act as Governor General for six months or so. He expressed his inability and refused to accept this assignment and one of the reasons he gave was that what is happening in Afghanistan the children of Ahmad Shah the way they treated each other or the last days of Mughal have cured me of all ambition. This was were used have cured me of all ambition. So what is happening today, these Mujahideens were sitting here, you helped them, it was your duty to help them, we are glad you have helped them in Afghan war but today what is happening? You have to help again. One thing, I want to make it very clear as I understand, I hope I am not wrong *i.e.*, Sir, as for human rights are concerned nobody can say you can not interfere in the foreign affairs

of different countries—internal affairs of a country but when human rights are concerned they say this is humanity. You can go to their help and on that basis you know they are doing it all over the world the Russian, the American, every one. So Sir, your duty is not finished, that we don't want to interfere, it is a question of human rights, people are being butchered and killed in Afghanistan. You have to find some way and sue all the International Conference, all the Muslim countries' Conference, go and see them yourself but this war must stop. This fighting must come to an end and save the lives of those people; look at the front page, look at the photographs—an old man holding his child frightened because the rockets are falling all over of the place, you have to stop these rockets, who has supplied them? There are one or two things but I don't want to go into detail.

Mr. Chairman: But you don't worry about the time.

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you very much Sir, Sir, the honourable Minister I have been picking up from his statement of yesterday, what ever time I have at my disposal, said, the present government headed by Prime Minister, Muhammad Nawaz Sharif inherited a damaged and strained relationship with USA; how? Because a little before this sentence the honourable Minister said in the same statement and I read:—

“Unfortunately, US, perceptions of our nuclear programme have led to the application of the Pressler amendment and the termination of U.S. economic and military assistance to Pakistan since October, 1990. It is also stated, Pakistan has repeatedly assured the United States that our nuclear programme is for peaceful purposes. Pakistan does not possess a nuclear explosive device and does not intend to make one.”

Everything said, why in October this thing happened, Mohterma Benazir's government was dismissed in August till then that aid was there, help was there, from whom did we inherit it? From Jatoi, because in the Junejo's time it was there, we had got all the help. How do you call it 'inherited'? You say, it was inherited. Even in General Zia's days this help was there, it was coming, may be because of Afghanistan. But I think during B.B's time, as far as the military of Russia is concerned they had already vacated the country, still this aid

came. Please thing it over, give us an answer, how it was damaged in October, 1990, how can you call it 'inherited'? Inherited from whom? But perhaps I may be wrong, somebody in authority in his arrogance, not some Americans, you may look at your files, somebody thought he is the ruler and master of the country but he is not. A dictator and a military person can not afford to snub a super power. Yes, a democratic government however small it may be, which has support of the people can afford to do that when they know that somebody as a supper power is trying to push you around, you may put him foot down. They do not want to say anything more.

Sir, there is one more issue and *i.e.*, Bosnia on which I will make some brief submission. I was very much concerned and very much perturbed on this issue. I will not take long on the subject because I do not know much on the subject. As far as I understand the Czechoslovakia was the creation of Joseph Tito who led a very brave fight and struggle against the Nazies and the Muslims of Bosnia helped him. They were with him. There may be allegation against the croats and others but nobody was there except Bosnian Muslims. Anyway I think five, six States were merged together by Marshal Tito and the Czechoslovakia was found and with an iron hand he ruled the country for forty years. He died in 79, I think. He was very generous to the intellectuals and journalists to write what they wanted in his praise but not against him. After Tito for the first time these five, six States— no matter, I am very glad, I am very grateful if you will hold the session for one day to explain to us the position in Bosnia, there we speak the background because we are concerned when we come to talking of Ummah. This is part of Ummah and we are concerned how the people in Bosnia have been butchered, how they are killed, harassed, these stories have appeared.

So, Sir, as I was submitting after Tito these countries they got their election for the first time. First time Sir, they started asserting themselves and they were originally very much hostile to each other; these States as far I understand they had been put together by force of a powerful dictator. He could not solve the problem. There were religious differences and that of racialism and ethnicity. When they got their freedom under their Constitution they had the right to ask for independence. Bosnia was one of those which opted for independence but Bulgrade and Yougoslavia's rulers and the Serbs they could not tolerate that Bosnia, where the Muslims are in majority although they

are in crores and I think there are 30% Serbs and that is the advantage they take of the situation and they say they all the Serbs sitting in Bosnia, they are doing every thing but every thing is done with connivance of Bulgrade government. I am very glad they kicked out the Ambassador from their country. This is a very good thing but that is not enough. That is not enough at all but this is the good thing and recall your Ambassador from there. Sir, now what is happening there is that 30% of the Serbs have almost occupied 70% of the area as the newspapers report. I will like to know the facts in detail from the honourable Minister because they know better, take us into confidence. 50 to 70 thousand people have died. The Minister who came here—the Foreign Minister a month or two age, he said fifty thousand but now some papers say that their number has gone to 70 thousand. The Muslims have died. Please remember what those girls said, they have been raped for six days by the people of a brought upwith....how they are butcher, how they are murdered and how they are forced to leave their homes. Now more than 50% have been forced to leave their homes and 70% area of the territory is occupied by the Serbs who are 30%. Please remember there is a small Island of Islam in the heart of Europe which is crying for help and you claim to be the Islamic Republic of Pakistan and worried for Ummah, you have to do everything to help them. They talk in terms of crusades they talk in terms of (I read in one paper I think, Frontier Post a little while ago) it said: Sir, that the 30% people say we will not live with Muslims. It means that they are to eliminate them from the State altogether. They have taken 70% of the area already, they have forced the population to get out. They have murdered and raped those people there and they still say that we will not, even if we have to fight for 10 years or 20 years, we will see to it that these people leave Europe and Europe we don't want, we cannot tolerate Islam and that is, in nutshell what they say and the duty is on us.

Sir, Islam, I would not go as high as Hazrat Imam Hussain had but who have produced 'Salahuddin Ayubi' and, now, I have no doubt Pakistan can produce one. Our Army can produce one and I hope you have one. You have several but then not sitting at Rawalpindi, go to Bosnia, this is the problems, Sir. But our Foreign Minister, I in humour, sometime said emphasis is on the affairs. As far he is concerned, we are looking young Foreign Minister.

(interruption)

I said, emphasis is on the affairs not on the foreign but may be he is

having foreign affairs, I don't know. Sir, the point is that the Minister says:

"We have repeatedly called for Military action against Serbia under Article 42 of the Chapter 7 of the U.N. Charter".

All very well, I have no illusions about what the President Bush will do, what Mitterand will do, what Major will do in London? They have been worried, they have a lot of pain in their stomach because of what is happening to Shias and Kurds? I have sympathy with Shias, I have sympathy with Kurds. They should not be harassed. They should not be pestered and they should not be killed, I will condemn Iraq if they are doing so? I ask Mr. Bush they are sending planes to Iraq. France is sending planes and England is sending planes, why not to Bosnia? Are they not killed there? Is it not in Europe? Then they keep quiet about that. They can use force only to give some assistance to those people. Please take note, of that. Point it out to them that all very well, Iraq is a human issue. We want to burn those papers in the name of human rights. Do it first in Bosnia. That is your duty there, Send yours planes there. Major send Mitterand there. Then we will see that how much sympathy you have for human rights.

Lastly, Sir, the Minister said:

"It is important that a new International Order should provide a sense of security to a small and vulnerable States".

Point it out to them. This is the new International Order. What is happening in Bosnia?

Finally, the Minister says:

"The achievement of national goal and objectives is determined by power, strength and resources which are at the command of the nation".

I have no quarrel with that. We may be very weak. Here the real sources may be very limited. But please remember and I very humbly say this is my experience. This is my illusion and this is my feeling about my people, my army, my nation, my youngmen that material resources may be limited but other sources, very important sources, love of Islam, the deed to fight for the great cause and courage, we are not lacking. We are lacking to non. So, please use these resources of yours end go to the help of people of Bosnia whatever means you adopt, you know that better, but go to their help. It is your abundant

duty otherwise don't call yourself the Islamic Republic of Pakistan, we are working for Ummah. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Khalil-ur-Rehman.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, It is going to be difficult to break the spell of Mr. Yahya Bakhtiar. However, the present debate on the Foreign Policy is timely in view of the changing situations and environments of the world in which Pakistan has to live and act and I sincerely hope that this debate will enable us to constructively analyse as to what modifications we have put in our foreign policy to cope up with these changing times. I will follow the Leader of the Opposition Mr. Yahya Bakhtiar and say that Mr. Kanjo in his opening remarks said:

“Our Foreign Policy draws itself from the cultural and spiritual values of our people and the principles of our Ideology”.

Now, Sir, it is a thought provoking statement and I hope respectfully that the Minister concerned would elaborate upon its practicality in view of the changing circumstances in the world in his summing up.

Sir, to my mind the Foreign Policy is not an end in itself but it is means to an end. It is an instrument, it is a resource with which we safeguard, protect and advance our national interests and in view of the rapidly changing circumstances of the world and interests of the countries of the world we have to be guided by pragmatism to periodically recast the thrust and direction of our foreign policy to cope up with the present situations and exigencies of the changing times.

Sir, a foreign policy which is inflexible and does not cater for the changing times, I am afraid it is no foreign policy at all.

Mr. Chairman, today, we live in a changing world. The profound changes that have occurred on the globe of this earth were not envisaged by us even three years ago. The rapidity and dimensions of these transformations has left everyone in the darkness and groping for some sensible reasonable foreign policy which is to be based on dispassionate assessment of the modern situation which is prevailing at the moment. Sir, the mutations that have occurred in the world unless and untill the updated map is available to us, it would be very difficult to point out with precision as to where the new boundaries of the old States are which have suffered disintegration and fragmentation.

Sir, the recent changes in the world scene have made our foreign policy somewhat outdated obliging us to tune our external policy so that it grows with the changing times and the changes which are occurring at the moment.

Mr. Chairman, criticism of our foreign policy has become a fashionable pursuit but even a well intended criticism, when not accompanied by constructive suggestions for reshaping a viable foreign policy, is both inane and an exercise of futility. Foreign policy is a very complex process in a word riddled with complexities.

Mr. Chairman, it is difficult to deny the role of idealism and we are very idealistic people. As a driving force behind the human progress but to shape a foreign policy on idealistic nations can both be defeating and unproductive. In our idealistic fervour we often are sayed by emotions and rhetoric to overcome ourselves to objective the achievement which may require us to deploy resources which are not with us, they are beyond our reach and of a magnitude that we do not possess. So our foreign policy has to be a balanced and weighty which is based upon your resources. We cannot over over-stretch ourselves because of emotionalism, we have to be practical about it. And also at this juncture I would like to state it is my considered opinion that the opposition must be involved in formulating a foreign policy because it is a by-partisan issue in the first place and secondly because it is a continuing process, no matter which government is in the power. It should be in the greater interest of the State and not any government at any time.

Sir, one of the most important development which has taken place in the world at the moment is the emergence of a uni-polar world which is completely dominated by America. Now it is a very unreal situation in fact it is a false situation, the world has two poles, everything has two ends and it is a false situation and I only hope that it is a transient phenomenon and it shall pass and we will have a bi-polar world because bi-polar world is a stabler world and a better world because it has to stand upon. Sir, fundamentally Pakistan's foreign policy has always revolved around our relations with India and our total dependence on American aid. In the quest for our defence or security we have gone into various alliances, pacts, defence agreements etc. and in the process the Armed Forces have build up a defensive arsenal which is totally dependent upon America. Now Sir, these alliances and our relations with the USA have not been able to stand the test of time at all, as you can see it through your short history. There has been ups and downs and these ups and downs have been basically of their desire, of their needs and our fitness into a given situation whether the situation has been global or otherwise. Sir, the repercussions of these relationships that we have had with the USA had manifold effects on Pakistan. Now by getting involved in Afghan war we have had to pay a very high price, the so called klashnikov and the drug culture is the by-product of this very adventure and it has adversely affected the entire Pakistan in general and Sindh in particular.

The situation with India remains the same because of our obvious differences on certain issues and unless those issues are sorted out or resolved by the Foreign Office or through other means we have to accept the *status quo* but there is no denying of the fact that our relations with India is one of the major influential factor in devising, forming and formenting our foreign and defence policies and I am sure it is the same with India. Now Sir, without going into details one can say quite safely that Pakistan on numerous occasions have raised solutions, proposals in the last two decades and India has only been dead-looking these proposals. On Afghanistan rightly or wrongly we have taken a stance which has been clear and un-equivocal but unfortunately the present situation in Afghanistan has taken a turn for the worst and it is most alarming for Pakistan, we cannot stay impervious to it at all. We had, in fact it was predicted by a certain faction of intelligency, it is coming true, the Mujahideens who are once great friends and allies after the Russian troops evacuation have started fighting with each other on ethnic lines. Bitter fighting has broken out in Kabul, Sir. Now Peshawar Accord was a workable piece of document, provided the signatories remained sincere to its implementation but I am afraid, that is not the case. I think another bit of an error on our part was that, we would have forbidden the use of Pakistan's territory for any of the warring factions against the Kabul regime. I think it was excluded from this Pact by the Foreign Office, yes Sir, by foreign office, despite any assistance of ISI, I think it should be checked up, this is the impression and it has come out in black and white also but anyhow it is debatable. Now this exclusion is there Sir, if this exclusion is there Sir, in that case it is going to put us in a very awkward spot, I think we have to check this up. Now with the present situation prevailing in Afghanistan being divided into various factions on ethnic lines, I think is a possibility which we cannot altogether rule out, absolutely not. Now this is the situation which Pakistan cannot afford to have on its hands and it has to get involved in the implementation or the Peshawar Accord in coordination with Iran and Saudi Arabia. Of course there risk involved in it, getting involved with Afghanistan in a present state, but we have no other choice Sir, because we have got ourselves in a situation where we have to have this thing sorted out through peaceful means otherwise we are going to be in deep trouble. The latest move by the government to seal the borders for any warring factions to come here and make use of Pakistan as a base, I think, is a prudent move but it should be included in any pact or any accord which is to be made and it must also be strictly adhered to. Now I also have another suggestion that all those people who yielded any influence over these Afghan commanders in the past must be brought back into gear and let loose in the field to do whatever possibly they can

do to solve this issue. Sir, the risks and stacks, I think, are very very high as far as Pakistan is concerned and in fact it is not only Pakistan but the entire region, including the Central Asian States, whose future is at stake and it depends totally on Pakistan's negotiation which it is going to conduct whether it is going to be peaceful or not because it is going to effect.

Sir, Kashmir issue has been talked about a lot, basically it is Indian oriented issue and unless we sort this out with India in some form or the other I am afraid there is the chance that we can do nothing about it. We have our own stand and this has to be sorted out, on the table and there are no other ways because I don't think war is the only answer but our stance although very steady on the subject has been marred by certain government officials especially by the foreign office and certain Ministers by a double talk on occasions; home and abroad; probably it was done due to certain situation or political means; I really cannot say but officially our stance has been unwavering. Sir, we have taken positive steps towards forming ties with Central Asian States.

(At this stage the chair was vacated by the Mr. Chairman, Mr. Wasim Sajjad).

Mr. Presiding Officer: Khalil Sahib three minutes are left, try to wind up.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, I will just go through it, we have taken some very positive steps towards establishing the ties with the Central Asian states through bilateral agreements/pacts and visits and I hope we keep this pressured on. On Gulf war Sir, our stand has been very clear and we have deplored the grabbing of land by force and that is how, it was but however Sir, I feel that our Gulf policy has not been a well thought out policy and it is the nagging that it has been directed. We must follow an independent policy for very obvious reasons. Now Russia Sir, although disintegrated and mutilated, it is still a power to be reckoned with, it has an infrastructure for a tremendous economic growth and coupled with its what you call a technology that they have and after withdrawal of the Soviet troops I don't think we have any earthly reasons to be unfriendly with them and I think in not too distant a future we should cooperate with them on cultural and economic and eventually political issues China has been our long standing friend but in the face of the changing scenarios which are political and economic, we can not be complacent towards this relationship and take them for granted because this is our problem, we take things for granted you know when they come to this end and we have to sustain this friendship at every cost. The far-east is a new emerging economic order Sir, and we have to pay special concentration to this area specially Japan which is the biggest donor. So as far the US

is concerned the crux is at the moment we do not fit into their global policy.

Our future policy towards them has to be based on realities, we certainly can not be hostile to them. Our policy with America has to be live and let live with or without aid. We respect this system and they should let us be alone to improvise for ourselves whatever we possibly can but at no cost we shall compromise on our peaceful nuclear programme. Now this brings me to the final point Sir, and that is Diplomacy sir, and the effective working of a foreign policy does play invaluable part by promoting the cause of the country abroad but a foreign policy's effectiveness depends totally on the country's domestic stability and prosperity. We face a naked challenge of task within ourselves, if we wish to maintain a posture which is going to continually deny us the US aid and differences with India Sir, in that case we have only our own national discipline and preparedness to counter-act unless we have that Sir, I don't see we can face upto it and someone has very wisely said that all major battles are fought or waged and won at home. I thank you very much Sir.

Mr. Presiding Officer: Next Speaker, Mr. Abdur Rahim Mandhokhel Sahib and you have twenty minutes at your disposal.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! میں آپکا شکر گزار ہوں کہ آپ نے حکومت کی خارجہ پالیسی پر اپنی پارٹی کی طرف سے خیالات پیش کرنے کا مجھے موقع دیا۔ میں منٹ میں ملک کی خارجہ پالیسی اور اس کے اقدامات پر بحث کرنا اور اس میں اپنی تجاویز دینا کافی مشکل کام ہے لیکن پھر بھی جناب والا! میں کوشش کروں گا کہ مختلف پہلوؤں پر بات ہو جائے۔ خارجہ پالیسی بنیادی طور پر داخلہ پالیسیوں کی ایک مثال ہوتی ہے۔ ملک میں جو اندرونی طور پر ہماری قوتیں ہوتی ہیں ان قوتوں کے حوالے سے جو پالیسیاں ہوتی ہیں ان کے مطابق ان کا اطلاق ہوتا ہے یہ ہمارے ملک کی جو پالیسی یہاں وزیر مملکت برائے امور خارجہ نے جو یہاں نکات پیش کئے ہیں۔ جناب والا! ہماری جو تاریخ ہے اسکے حوالے سے میں عرض کر رہا ہوں کہ یہاں ملک میں اندرونی طور پر اقتدار بالادست عناصر کے ہاتھ میں رہا۔ اور مجموعی طور پر ملک کے جو components ہیں یہ ملک ایک فیڈریشن ہے۔ اس میں federating units ہیں۔ یہاں majority عوام کی ہے minority بالادست عناصر کی ہے۔ تو یہاں اندرون جو پالیسیاں بنائی گئی ہیں۔ وہی مجموعی طور پر خارجہ۔ اگرچہ بظاہر الفاظ یہی ہیں کہ ملک کی security، ملک کی economic development - یہ ہمارے

principles ہیں۔ لیکن عملاً ہم نے جو دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ اندرونی طور پر جو قوتیں ہیں وہ اس طرح غالب رہی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے خارجہ پالیسی بنائی۔ یعنی ان کی خارجہ پالیسی کے perceptions اپنی اندرونی interests سے بنے۔

جناب والا! اگر ہم نے واقعی اس ملک کی خارجہ پالیسی بنانی ہے تو ہمیں یہ نظر میں رکھنا ہو گا کہ یہاں پشتون ہیں، بلوچ ہیں، سندھی ہیں، پنجابی ہیں؟ یہ پاکستان ایک فیڈریشن ہے۔ ان تمام کا مفاد خارجہ پالیسی بناتے وقت پیش نظر رکھنا پڑیگا۔ اس ملک کے interest کا معنی ہے سب کا interest۔ یعنی سیکورٹی کا interest، اکنامک انٹرسٹ، ڈوپلمنٹ انٹرسٹ، کچرل انٹرسٹ، تمام انٹرسٹ نظر میں رکھنے پڑیں گے۔ اسی طرح یہاں عوام ہیں۔ اس ملک میں majority عوام کی ہے۔ وہ محنت کش ہیں کام کرنے والے ہیں۔ یہاں کی ترقی میں حصہ لینے والے ہیں۔ ان کا مفاد۔ اگر یہاں ایک خاص گروپ کے مفاد اور ان کے حوالے سے خارجی طور پر دوست اور دشمن کا perception ہو چونکہ یہاں محدود لوگ برسر اقتدار ہیں تو ان کے دوست اور دشمن کا تصور بھی وہ ہے۔ اور اگر یہاں پالیسی عوام کیلئے ہے، عوام کے مفاد میں ہے۔ تو خارجی طور پر بھی پالیسی ان کے مفاد کے مطابق یعنی ملک کی پالیسی ہوگی جناب والا۔ ہماری جو بھی پالیسی رہی ہے اس کے تفصیلی واقعات بیان نہیں کروں گا صرف نتیجہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ کوئی بھی خارجہ پالیسی آج تک پاکستان کی پالیسی نہیں رہی ہے۔ نہ پاکستان کے components کی پالیسی رہی ہے اور نہ پاکستان کے عوام کی پالیسی رہی ہے۔ یہاں آمروں کی پالیسی کو پاکستان کی پالیسی کہا گیا ہے۔ یہاں استحصال کی پالیسی کو پاکستان کی پالیسی کہا گیا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے اب ہماری پالیسی کے یہاں جو اصول بیان کئے گئے ہیں اور ان کے بارے میں مختلف اقدامات کی بات کی گئی ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا لیکن ایسے ہی نشاندہی کے طور پر عرض کروں گا ہمارے تعلقات کن کے ساتھ رہے ہیں یہاں الفاظ تو ہمارے یہی ہیں کہ mutual interest, inter-State/relation mutual cooperation

یہ بات تو صحیح ہے۔ لیکن جن کے ساتھ ہمارے بنیادی رشتے رہے ہیں۔ وہ کون تھے؟ یہاں جناب وزیر مملکت صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ آج کل a group of nations آگئی ہیں۔ انہوں نے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

We have witnessed the end of the Cold War as the mighty USSR has disintegrated, a triumphant group of nations is trying to reshape the world according to its own vision.

جناب! میرا مطلب تفصیل میں جانا نہیں ہے۔ ہمارا رشتہ اس triumphant group of nations کے ساتھ مسلسل رہا ہے۔ اور ان کے interest کو pursue کرنے کے لئے ان کی لائن کو low کرنے کے لئے، اپنے interest کو نہیں، یہ تمام ہماری جو پالیسیاں آتی ہیں، خواہ وہ سیٹو کی تھی خواہ وہ سیٹو کی تھی۔ ابھی جو ہمارے امریکنز کے ساتھ رشتے تھے۔ یہ تمام جناب والا! اس base پر تھے۔ لیکن اسے پاکستان کا interest یا پاکستان کی پالیسی کہا جاتا تھا۔ یہاں جو principles بیان کئے گئے ہیں کہ ہمارے تعلقات، اسلامی ممالک ہمارے تعلقات مجموعی طور پر جنرل دنیا کے ساتھ، ہم اس بنیاد پر جارہے ہیں۔ لیکن جناب والا! یہ صحیح نہیں ہے۔ جو کچھ یہاں پالیسی بنائی گئی ہے وہ ان کے interest میں ہے۔ ان کے جو استحصالی اور استعماری interest ہیں اس کی روشنی میں انہوں نے پالیسیاں بنائی ہیں۔ ابھی جناب والا! ایسے ہم اپنے region میں لیتے ہیں۔

افغانستان کا مسئلہ ہمارے لئے ایک سادہ جذباتی مسئلہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسا مسئلہ ہے کہ ان دو الفاظ میں کہ اسلامی بھائی چارہ اور اسلام کے حوالے سے ہم جائیں گے اور جہاد کریں گے۔ فلاں کریں گے۔ اس سے یہ تاریخی حقیقت جناب والا! کبھی جھٹلائی نہیں جاسکتی کہ افغانستان تمام دنیا میں ہمارا نزدیک ترین ملک ہے اور پھر ہم پشتون جناب والا، ہمارا مکمل economic رشتہ ہے۔ ٹھوس آج ہم یہاں کہتے ہیں کہ ہمارے معاشرتی رشتے، ترکی کے ساتھ ہمارے معاشرتی رشتے، اور دوسرے مسلمان ممالک کے ساتھ۔ اور صحیح بات ہے۔ ہمارے رشتے سینٹرل ایشیا کے ساتھ ہیں۔ لیکن ہمارا بھائی جس کا پانی جس کی تمام معاشی زندگی، حتیٰ کہ ہمارے ساتھ قبائلی اس کا تعلق۔ یعنی اگر میں یہ کہوں کہ یہاں ہمارے چیئرمین جو اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں ان کے قریبی رشتہ دار دوست ہیں یعنی ان کے خونی رشتے یعنی برل میں ہیں اب یہ بات خارجہ پالیسی میں کوئی شخص بھول جائے اور افغانستان میں جارحیت کرے اور 14 سال جہاد کا نام کر کے افغانستان میں جو مختلف انہوں نے طریقے کئے اس کے بارے میں میرا یقین ہے کہ اس وقت تمام ملک میں دورائے

نہیں ہیں کہ ISI کے اداروں نے افغانستان میں مداخلت کی اور تمام اسلحہ دیا اس کے جوہم پر اثرات ہیں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا خواہ وہ سندھ سے ہیں، خواہ وہ دوسرے اسلحوں کے اثرات ہیں ابھی ہم affected areas کا اعلان کرتے ہیں۔ ہم آج Special Courts کا اعلان کرتے ہیں، ہم آج سندھ اپریشن کی بات کرتے ہیں یہ تمام اس کے نتائج side effects بالکل چھوڑ کر۔ اقوام متحدہ کے مختلف فارمولوں کو sabotage کیا گیا حتیٰ کہ ابھی جو افغانستان میں situation بنائی گئی ہے وہ کیا situation ہے یہ یہاں جناب یحییٰ بختیار صاحب نے فرمایا کہ اے باد صبا این ہمہ آوردہ تست، میں یہ نہیں کہوں گا کہ صرف اس حوالے سے کہ جو موجودہ لڑائی ہے اس میں آپ نے اسلحہ دیا ہے نہیں یہ مکمل تمام جنگ میں اور آج اور اب افغانستان میں کیا پوزیشن ہے وہاں کی قانونی حکومت جو ایک قانونی، آئینی حکومت بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ peaceful transfer of power کو sabotage کیا گیا جس میں United Nations نے بھی اپنا مکروہ role play کیا اس میں وہ تمام confidence جو اقوام متحدہ پر ہونی چاہئے اس confidence کو امانت میں خیانت کی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ افغانستان میں آج جو situation ہے یہ آپ کے سامنے ہے اور جناب یہاں آکر ہم کو سکھایا جاتا ہے کہ بس ٹھیک ہے ہر ملک ما است کہ ملک خدائے ما است، بس بڑھے چلو، کتابیں آرہی ہیں اور کہتے ہیں کہ فاتح ہے کوئی کہتا ہے فلاں فاتح ہے۔ میں یہ کہوں گا جناب والا! وہ تمام کتابیں جو آجکل آرہی ہیں آئی ایس آئی اور سی آئی اے والے، ہیں وہ کیا اس سے ہمارے ملک کو خوش نہیں ہونا چاہئے یہاں جو حکومت کی پالیسی ہے عملاً جو کر رہے ہیں جناب والا! اس سے ہمارے ملک کو خوش نہیں ہونا چاہئے کہ وہ کہتے ہیں کہ آج ہم فلاں جگہ فتح حاصل کر رہے ہیں آج ہم فلاں جگہ فتح حاصل کر رہے ہیں یہاں ہمارے ایک بزرگ نے کہا کہ صلاح الدین ایوبی۔ میں یہ مان سکتا ہوں کہ صلاح الدین ایوبی یورپ اور امریکہ کو resist کرنے کے لئے تو ٹھیک ہے لیکن صلاح الدین ایوبی ارد گرد فتوحات کے لئے اور افغانستان کے قتل عام کے لئے صلاح الدین ایوبی، آپ کو چاہئے یہاں یہ تصور ہے ہر جگہ فلاں فاتح ہے اور فلاں فاتح ہے میں جناب والا! یہ کہوں گا کہ یہ تمام کتابی باتیں ہیں وہ crimes کی confession ہیں یہ باقاعدہ confession ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ

history میں وہ سرخرو ہوں گے ہم کہتے ہیں کہ history میں وہ مجرم ہیں تاریخ کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں یہ ایسی سادہ باتیں نہیں ہیں کہ آپ ایک جگہ قتل عام کریں اور بربادی کریں اور اس کے بعد آپ history سے ایسے ہی بچ جائیں تاریخ کے نتائج سے ایسے ہی بچ جائیں، جناب والا! ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ نے اس ملک کی خارجہ پالیسی بنانی ہے تو آپ کو ان چیزوں کو نظر میں رکھنا ہو گا کوئی شخص جو جرائم وہاں کر رہا ہے اور حماد کا نام دے کر فساد کو پھیل رہا ہے اس کا نتیجہ بعد میں ہمیں بھگتنا پڑے گا اور پھر اس کے بعد کیا ہو گا میں ایسے ہی آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں جناب والا! کہ سندھ میں ابھی جو اپریشن شروع ہے یہ تو اس کا ایک معمولی side effect ہے اور سندھ operation کے معنی کیا ہے اس کے معنی ہیں وہاں ہم نے مارشل لاء لگا دیا اس کے معنی ہیں وہاں ہمارے کنٹرول سے باتیں باہر ہو گئی ہیں اس لئے جناب والا! اس سے بھی زیادہ باتیں آگے خراب جا رہی ہیں یہ رجحان خارجہ پالیسی میں - ٹھیک ہے یہاں الفاظ میں کہا گیا ہے کہ ہم مداخلت نہیں کریں گے الفاظ میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم وہاں peace چاہتے ہیں لیکن عملاً ہم یہ صاف کہتے ہیں کہ افغانستان میں آج بھی اسلحہ جارہا ہے یہ 14 سال سے جو کچھ کہہ رہے تھے وہ ان کے اپنے confession ہیں انہوں نے تسلیم کیا اپنے جرائم کے confession میں انہوں نے تسلیم کیا ہے بریگیڈیئر یوسف نے اور دوسروں نے، انہوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ ہم واقعی اسلحہ لے جا رہے تھے ہم میزائل لے جا رہے تھے اور سی آئی اے والے ہمارے ساتھ تھے آج یہ ابھی کہہ رہے ہیں کہ ہم مداخلت نہیں کر رہے ہیں لیکن جناب! وہاں اسلحہ جا رہا ہے تو اب وہاں کیا situation ہے ہم یہ سمجھتے ہیں اس مسئلے سے صحیح معنوں میں اگر آپ نے واقعی کرنا ہے اس کو حل کر کے اور مزید مشکلات سے بچنا ہے خود بھی اور افغانستان کے حوالے سے کہ وہ بھی واقعی آگے جاسکتے ہیں اور ایک sovren state کی حیثیت سے تو ہم جناب والا! یہ سمجھتے ہیں کہ جو کوئی موثر ہو سکے اگرچہ میں ایک بات کہوں گا کہ مجھے کوئی اعتماد نہیں رہا ہے خواہ وہ عرب ممالک ہیں خواہ وہ اقوام متحدہ ہے وہ بظاہر جو کچھ کہتے ہیں قرآن کریم میں آیا ہے؟ وہ بات مت کرو جس پر تم عمل نہیں کرتے ہو، جناب والا! جو کچھ وہ بظاہر کرتے ہیں اندرونی طور پر اس کے بالکل خلاف کیا کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود چوں کہ اقوام متحدہ ایک ادارہ ہے دوسرے ادارے ہیں ہماری جناب والا! تجویز ہے کہ افغانستان میں cease

fire کے لئے مکمل کوشش کی جائے اور واقعی ایک سنجیدہ کوشش کی جائے یعنی ایسا نہیں ہے کہ اندر سے وہ لڑ رہے ہیں۔

جناب والا! اس کتاب میں جنرل جو تھا جو خود بھی وہ دوزخ کا ہوا۔ آئیں ذرا کچھ بے ادبی معاف، کچھ باتیں تو میں کہوں گا اس کے بارے میں الفاظ ہیں کہ اس نے کہا کہ کابل must burn اور بھی واقعی ہی بات ہو رہی ہے Kabul is burning تو کیا جناب والا! آئیں وہی شیطانی قوتیں نہیں لگی ہوئی اسلئے اگر خارجہ پالیسی میں واقعی وزیر اعظم، وزیر خارجہ اور کابینہ کے اراکین جو ہیں وہ خارجہ پالیسی میں سنجیدہ ہیں تو ابھی جو کابل جل رہا ہے اس کے جلانے میں انہیں اپنا کردار نہیں ادا کرنا چاہئے انہیں اپنا اسلحہ مزید نہیں بھیجنا چاہئے انہیں واقعی جناب والا! فائر بندی کرانی چاہئے اگر وہ کراسکیں، اگرچہ میں پھر آپ کو تکرار کر کے کہتا ہوں کہ ان کے الفاظ پر کوئی اعتماد نہیں یہ جو کہتے ہیں قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق کہتے ایک بات ہیں اور کرتے دوسری ہیں لیکن اس کے باوجود ہم on the face of it یہ مان لیتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ cease fire نمبر دو افغانستان میں جناب والا! امن کانفرنس، ایک امن کانفرنس افغانستان میں ضروری ہے کیوں کہ کوئی بھی یہ کہے، آج دعویٰ کرے کہ افغانستان میں خواہ موجودہ حکومت ہے خواہ اس کے خلاف لڑنے والے ہیں خواہ کوئی ہیں یعنی افغانستان میں حکومت نہیں بنا سکتے، آج کسی کے پاس یہ قدرت نہیں ہے کہ وہ افغانستان میں political power حاصل کرے تو اس کا واحد حل بھی یہ ہے کہ جو بھی آج برسرِ اقتدار ہیں جو کل اپوزیشن میں تھے اور دوسرے جو بھی ہیں وہ بیٹھ کر ایک امن کانفرنس کریں بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ حکومت پاکستان کے علاوہ، دوسروں کے علاوہ پشتون جو یہاں ہیں ان کا ایک جرگہ بلائیں تمام لڑنے والوں کا، خواہ وہ حکومت ہے، دوسرے ہیں اور ہماری روایت کے مطابق انہیں بٹھائیں اور ان کو کہیں کہ آپ امن قائم کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ جناب لڑائی شروع ہے آپ کشمیر میں دیکھتے ہیں آج افغانستان میں کابل میں آپ سمجھیں ایک چیز بھی نہیں ہے جناب والا! جو کچھ ہے وہ ختم ہو چکا ہے وہ شیطانی قوتوں نے مکمل طور پر جلادی ہے آج جو بچے آرہے ہیں ان کے لئے ہماری حکومت کو یہ تجویز دیں گے کہ آپ مہربانی کریں ان کو مہاجرین کو رسمی طور پر مہاجرین تسلیم کروا کے ان کے لئے کیمپ بنوائیں لیکن ایسا نہیں جیسے پہلے آپ تھے کہ

یہ کیمپ ہیں اور آخر میں وہ لڑائی کے کیمپ بن گئے یہ لوگ صرف آئے ہیں اور خود جائیں گے جب وہاں امن قائم ہو گا تو یہ لڑیں گے نہیں۔ جنگ ان کے کنٹرول سے باہر ایک چیز ہے اور اس لئے refugee کی حیثیت سے ان کو موقع دیا جائے بلکہ اگر میں یہاں یہ بات کہوں پشتو میں ہے۔ غم کے وقت لوگ سر پر مٹی ڈالتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کے پاس تین منٹ رہ گئے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: ٹھیک ہے جناب والا، اتنا غم ہے سر پر مٹی ڈالنا چاہئے۔ افغان پشتون کی عزت و ناموس، عورتیں آج جس طرح منڈیوں میں پھر رہی ہیں اور میں وزیر خارجہ سے ضرور request کرونگا کہ آپ personally وہاں جا کر دیکھیں میں یہ کہوں گا انسانی رشتے کے حوالے سے افغانی پشتون رشتے کے حوالے سے اسلامی حوالے سے آپ وہاں جائیں وہاں عزت و ناموس منڈیوں میں فروخت ہو رہی ہے ایسی بات نہیں ہے کہ اس کے بارے میں cynical ہو جائیں۔ بس جو کچھ ہو رہا ہے ہو رہا ہے اس کے حوالے سے میں کہوں گا 'ceasefire'، 'peace conference' وہاں تمام کو request کی جائے اور میں پھر اس بات کی تکرار کروں گا کہ جو کچھ زبان سے کہنا ہو قرآن کریم کی آیت کے مطابق اس پر عمل ہو۔ افغانستان سے سعودی کے ہاتھ، فارس کے ہاتھ نکالنے چاہئیں اسی طرح ہماری حکومت کے ہاتھ آتے ہیں۔ جناب والا! ابھی افغانستان کے بعد پاکستان کی باری ہے ابھی جھنگ میں لڑائی ہے، گلگت میں لڑائی ہے ہوئے تم جس کے دوست اس کا دشمن آسمان کیوں ہو

ابھی کل میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ کتنے آدمی وہاں مر گئے اور جھنگ میں ابھی مر رہے ہیں۔ پشاور میں حسینی صاحب مر گئے، جنرل صاحب مر گئے اور ابھی بہت سے آدمیوں نے مرنا ہے سعودی اور فارس والوں کی empire جو ہے اسلام کے نام سے ہم لارہے ہیں جناب والا! وہ ہمیں بھی یہاں تقسیم کریں گے ابھی ان لینڈ پر تقسیم کریں گے شیعہ سنی پر تقسیم کریں گے پھر وہابی پر تقسیم کریں گے اور میرے خیال میں اب ہم میں اتنے فرقے بن گئے ہیں کہ ایک فرقے میں 72 فرقے بن گئے اور ہم ایک دوسرے کو ذبح کریں گے اور وہ مدرسے بنا رہے ہیں وہ اسلحہ دے رہے ہیں یہ ان کی پوزیشن ہے جناب والا! ان کو check کیا جائے۔ foreign policy میں عام مسلمانوں کے حوالے سے جو ہم کہتے ہیں کتنے اسلامی ممالک سے ہمارے تعلقات ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! دو منٹ کی میں request کرونگا بالکل میں sum up کرونگا۔ یہاں پالیسی میں ہے کہ اسلامی ممالک، واقعی اسلامی ممالک سے ہمارے تعلقات اور دوستی ہے یہ ضروری ہے لیکن اسلامی ممالک کے ساتھ وہ role عراق کو مارنے کا سعودی کے ساتھ امریکن کے ساتھ انگریز اور فرانس نے اعلان کیا ہے عراق کے human right کے حوالے سے وہاں جہاز نہیں چھوڑ رہا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کل اگر ہم امریکن کو sovereignty کے حوالے سے یہ اجازت دیں۔ عراق سے اختلاف اپنی جگہ پر حکومت اور مختلف لوگوں سے کیا سندھ میں امریکن فرانس اور انگریز یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ کیا آپریشن بنایا تھا ہمارا حق ہے۔ عراق میں ان کا حق ہے اسی طرح پاکستان پر امریکن یورپین کا حق ہے، پھر دنیا کے ہر ملک میں ان کا یہ حق ہو گا ہم یہ کہتے ہیں بالکل اس بات پر protest کریں۔ قطعاً امریکن اور یورپین کو حق نہیں ہے باقی اختلافات بذریعہ مذاکرات دور کرنے چاہئیں۔ پھر ملک کے اندر اختلافات وہ ان کا اپنا مسئلہ ہے تو اس حوالے سے نام نہاد جو اسلامی ممالک ہیں سعودی یا دوسرے imperialist ہیں ان کا ہمیں ایک علاقہ نہیں بننا چاہئے ہمیں ایک regional imperialist قوت نہیں بننا چاہئے اگر ہمارے لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ فلاں جگہ بھی فتوحات کرو اور فلاں جگہ بھی فتوحات کرو۔ regional imperialist ہمیں regional cooperation کرنی چاہئے۔ ابھی ہم کہتے ہیں کہ سنٹرل ایشیاء میں ہمارے تعلقات بن رہے ہیں لیکن ہمارا مواد ایسا ہے ہماری پالیسی ایسی ہے جیسے ہم نے وہاں بھی فتوحات کرنی ہے یہ فتوحات کا مواد ختم کیا جائے اور cooperation کا مجموعی طور پر ایک رویہ اپنایا جائے، رہ گئے یورپین ممالک یہ ٹھیک ہے ہماری ضرورت ہے ان سے تعلقات ان کی land پر imperialist کی حیثیت سے دنیا میں ہم ان کے خدائی فوجدار نہ بنیں اور ابھی جو کچھ ہماری سیاست ہے ہم اصل میں ان کے آلہ کار بنے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔

INTIMATION RE: THE PASSAGE OF SENATE ELECTION
(AMENDMENT) BILL 1992.

Mr. Presiding Officer: (Malik Faridullah Khan). Before I give floor to Khawaja Asif I will read out the intimation which we have

received from the National Assembly for the information of the honourable Senators.

In pursuance of rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1992, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly has passed the Senate Election (Amendment) Bill, 1992 on 24th August, 1992. A copy of the Bill is submitted herewith. Khawaja Asif Sahib.

FURTHER DISCUSSION ON FOREIGN POLICY

خواجہ محمد آصف: شکریہ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے اپنی حکومت کو اس بات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ نہایت ہی نامساعد حالات میں پچھلے دو سال سے international scenes difficult situations create ہو رہی ہیں ان کے باوجود ایک realistic اور pragmatic خارجہ پالیسی ہماری حکومت pursue کر رہی ہے۔ جناب چیئرمین! محترم وزیر خارجہ نے اپنے خطاب کے شروع ہی میں changing realities کا ذکر فرمایا ہے یہ بات درست ہے کہ دنیا اس وقت نہایت ہی turbulent حالات اور period سے گزر رہی ہے اور ان حالات میں ایک کامیاب اور ایک اچھی foreign policy اپنانا بہت ہی مشکل کام ہے نہ صرف international scene پر بلکہ ہمارے ارد گرد کے جو حالات ہیں جس میں افغانستان ہے، کشمیر ہے خلیج ہے سنٹرل ایشین سٹیٹس ہیں ان تمام میں ایک بہت بڑی تبدیلی آرہی ہے ان بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی خارجہ پالیسی کی priorities روز بروز تبدیل کرنی پڑ رہی ہیں لیکن جو underline factor ہے، جو اہم چیز ہے وہ ہمارا national interest ہے کہ جیسے بھی حالات ہوں ہمیں اپنے national interest پر کسی قسم کا کوئی compromise نہیں کرنا چاہئے مجھ سے پہلے بہت سے معزز دوستوں نے خارجہ پالیسی پر اظہار خیال فرمایا۔ میری صرف ایک گزارش ہے کہ خارجہ پالیسی پر گفتگو کرتے ہوئے ہمیں جماعتی نقطہ نگاہ جو ہے وہ secondary importance کا ہونا چاہئے۔ primary importance جو ہے وہ قومی مفاد کو ہونا چاہئے ہمیں قومی مفاد پس پشت ڈال کر اپنی جماعتوں کے مفاد کو آگے نہیں لانا چاہئے اس سلسلے میں افغانستان پر کشمیر پر گلف پر ان تمام issues پر مختلف جماعتیں اپنا ایک نکتہ نگاہ رکھتی ہیں لیکن جب قومی مفاد کی

بات آئے تو جتنا زیادہ consensus ہو سکے اتنا ہی ہمارے ملک کے لئے بہتر ہے۔ جناب والا! سب سے پہلے کشمیر کی صورت حال ہے کشمیر میں پچھلے چند سالوں سے مجاہدین جنگ آزادی لڑ رہے ہیں اور یہ پہلی دفعہ ہے کہ کشمیر میں ایک indigenous movement جو ہے وہ start ہوئی ہے جس میں کسی بیرونی طاقت بشمول پاکستان کوئی ہاتھ نہیں ہے کشمیر کا ایک ایسا issue ہے جس کے لئے تمام محب وطن پاکستانی ایک جذباتی نقطہ نظر رکھتے ہیں ہماری کشمیر کے ساتھ جو commitment ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری حکومت کشمیری بھائیوں کے لئے جتنا بھی کرے وہ کم ہے ہماری کوشش ہونی چاہئے۔ کشمیری بھائیوں کو اقوام متحدہ، سکیورٹی کونسل کے resolution کے فریم ورک میں معاہدے کے فریم ورک میں ان کو ان کے حقوق ملنے چاہئیں۔ اور ان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جانی چاہیں، ہماری جو کشمیریوں کے ساتھ جو commitment ہے وہ آج کی نہیں ہے بلکہ آزادی کے وقت کی ہے یہ پہلی دفعہ ہے کہ انہوں نے ہتھیار اٹھائے ہیں اس گھڑی میں پاکستانی قوم کو ان کو پورا پورا ساتھ دینا چاہئے۔ چاہے یہ bilateral گفت و شنید کے ساتھ انجام پائیں یا اقوام متحدہ کے فورم پر اٹھانے سے یہ کام پٹنایا جاسکے اس کے لئے ہماری قوم کو تمام وسائل بروئے کار لانے چاہئیں یہ مسئلہ کشمیریوں کے حق میں حل ہو، پچھلے 45 سال کا ایک مسئلہ جو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان چل رہا ہے، یہ بخوبی سے طے پا جائے۔

کشمیر کی importance جو پاکستان کے لئے ہے، میں کوئی لمبی گفتگو نہیں کروں گا یہ ہم سب کو پتہ ہے۔ قائد نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا اور انسان اپنی شہ رگ کو بچانے کے لئے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لاتا ہے۔

اس کے بعد میں پاکستان کے جو relationship ہیں Gulf کے ساتھ ان پر مختصر بات کرنا چاہوں گا۔ Gulf War میں پاکستانی حکومت نے ایک واضح پالیسی اختیار کی، اس پالیسی کے تحت ہم نے گلف میں اپنے دوست ممالک سعودی عربیہ اور U.A.E. جو باقی ممالک سے نسبتاً قریب تر ہیں، ان کا ساتھ دیا اور عراق کی aggression کو condemn کیا لیکن vested interest نے پاکستان کے اندر، جس میں سیاسی جماعتیں بھی شامل تھیں، مذہبی جماعتیں بھی شامل تھیں اور ہمارے اس وقت کے فوج کے سربراہ بھی شامل تھے، انہوں نے اس پالیسی کے ساتھ اختلاف کیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہم جنگ

بند ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنی پالیسی کی وجہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہمیں اس کا نقصان ہوا، میں نزدیک گلف کے جو ممالک ہیں ان کے ساتھ ہمارے relationship اب اس level کے نہیں رہے جو Gulf War سے پہلے ہوتے تھے اس موقع پر میں دوبارہ کہوں گا کہ جماعتی نکتہ نگاہ جو ہے اس کو پس پشت ڈال کر قومی مفاد کو مد نظر رکھ کر ایسے مواقع پر قوم کو پوری یک جہتی اور پورے اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور national interest جو ہیں ان کو pursue کرنا چاہئے جو اس وقت ہمیں نقصان ہوا تھا، مجھے یقین ہے کہ ہماری حکومت اس damage کو repair کر رہی ہے اور گلف ممالک کے ساتھ ایک اعتماد کا رشتہ دوبارہ بحال ہو رہا ہے۔

اس کے بعد میں افغانستان پر چند گزارشات مختصراً پیش کروں گا مجھ سے پہلے مقررین نے اس کے اوپر ایک سیر حاصل گفتگو کی ہے لیکن میں پھر کہوں گا کہ وہ گفتگو زیادہ تر جماعتی نکتہ نظر سے تھی اور اس میں national interest کو مد نظر نہیں رکھا گیا، افغانستان کا موجودہ مسئلہ اس وقت start ہوا جب روس نے افغانستان پر حملہ کر کے وہاں پر قابض ہو گیا اور پاکستان کی سلامتی کو direct خطرہ جو ہے وہ لاحق ہو گیا، اس aggression کے نتیجے میں ساڑھے تین، چار ملین افغان بھائی پاکستان ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ مجھے فخر ہے اور تمام پاکستانی قوم کو فخر ہے کہ ہم نے اپنے افغان بھائیوں کی مشکل وقت میں امداد کی۔ اور ان کو اپنی زمین پر رہنے کی جگہ دی اور اس کے ساتھ، میں فخر سے کہوں گا کہ ان کی جہاد میں مدد کی، اگر لڑے نہیں تو کم از کم ان کی ہر ممکن امداد کی۔

(interruption)

خواجہ محمد آصف: آنے والی نسلیں پاکستان کے اس role پر چاہے وہ افغان ہوں یا پاکستانی ہوں، فخر کریں گے۔ تمام دنیا اسلام کو پاکستان کے اس رول پر فخر ہے۔

Mr. Mohammad Ali Khan: Hear, hear!

خواجہ محمد آصف: اگرچہ جماعتیں یا چند لوگ جو ہیں اپنے مخصوص مقاصد کی خاطر اس جہاد کو بدنام کرنے کی کوشش کرتی ہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ان کے جو benefactors تھے وہ تو وفات پا گئے۔ U.S.S.R. وہ ختم ہو گیا U.S.S.R. now

is a history. اور یہ چیز جو ہے یہ افغانستان میں ہمارے رول کو justify کرتی ہے، ہمیں فخر ہے کہ ہم نے افغانستان کے جہاد میں USSR کے خاتمے کے لئے سب سے پہلا fire کیا تھا۔ آج جو وسطی ایشیا کے مسلمان ممالک آزاد ہوئے ہیں وہ صرف اور صرف اس جہاد کی وجہ سے آزاد ہوئے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ آج افغانستان میں جو حالات ہیں، بھائی بھائی کے ساتھ لڑ رہا ہے، لیکن پھر بھی اس کے ساتھ ساتھ مجھے پورا اعتماد ہے، کہ ایک وقت آئے گا کہ تمام بھائی مل بیٹھیں گے اور پاکستان نے جس طرح جہاد میں رول ادا کیا، اب امن کے لئے بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنا رول ضرور ادا کرے گا۔

افغانستان پاکستان کے لئے جتنی importance رکھتا ہے جتنی اہمیت رکھتا ہے، مجھے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے، افغانستان کے ساتھ ہمارا ایک بڑا بارڈر ہے جو ہم share کرتے ہیں افغانستان ہمارے لئے اور اپنے لئے ایک معاشی انقلاب لاسکتا ہے، اگر ہمارے راستے جو ہیں یہ وسطی ایشیا کی ریاستوں کے ساتھ کاروبار کے لئے کھل جائیں۔ ان تمام مفادات کو اور ان تمام comments کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری حکومت دن رات کوشش کر رہی ہے کہ افغانستان میں اس وقت جو لڑائی جاری ہے وہ بند ہو جائے اور وہاں پر امن قائم ہو اور افغان عوام جو ہیں وہ اپنی قوم کی تعمیر و ترقی میں حصہ لے سکیں۔

جناب پریزائیڈنٹ آفیسر: خواجہ صاحب آپ کا وقت دو منٹ رہ گیا ہے۔

خواجہ محمد آصف: جناب والا، چوتھا جو مسئلہ ہے وہ بوسنیا کا ہے جیسے کہ یچی بختیار صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک صلیبی جنگ ہے یورپ کے عیسائی مسلمانوں کے خلاف بوسنیا میں لڑ رہے ہیں اور یہ وقت ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان متحد ہو کر اس دشمن کا بوسنیا میں مقابلہ کریں۔ آج جو کچھ بوسنیا میں ہو رہا ہے، وہ ایک grand design کے تحت ہو رہا ہے اس وقت جو واحد سپر پاور ہے دنیا کی امریکہ، اس کے New World Order کے تحت ہو رہا ہے اور اس کا ایک حصہ ہے۔ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یورپ کی واحد مسلمان ریاست کو دنیا کے نقشے سے مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کو اپنے وسائل بروئے کار لا کر اس جارحیت کو ختم کرنا چاہئے، ہمیں اس وقت اپنے بوسنیا کے مسلمان بھائیوں کی مدد کرنی چاہئے اگر ہو سکے تو ہمیں ان کی بھی مدد کرنی چاہئے۔ اور ان کے ساتھ جا کر شانہ بشانہ اس جارحیت کا militarily

مقابلہ کرنا چاہئے۔ آج بوسینیا کے مسلمان ہمیں اسی طرح پکار رہے ہیں جس طرح آج سے تقریباً 50 سال پہلے سپین کے مسلمانوں نے ہمیں پکارا تھا۔ اور ان کی مدد کو کوئی نہ پہنچا اور آج سپین میں کوئی مسلمان نہیں ہے۔ اگر یہ حالات ہم نے جاری رہنے دی تو خدا نخواستہ وہ وقت بھی آسکتا ہے کہ بوسینیا میں بھی کوئی مسلمان نہ رہے اور یورپ میں مسلمان جہاں جہاں ہیں وہ ایک باقاعدہ طریقہ کار کے تحت ختم کر دیئے جائیں۔

جناب والا! کیونز م کے خاتمے کے بعد Western Civilization یا Western Interests کے خلاف اگر کوئی طاقت اٹھ سکتی ہے تو وہ صرف اور

صرف اسلام ہے۔ اور Western Nations کو اور Western Civilization کو یہ پتہ ہے کہ مسلمانوں میں اگر اتحاد ہو گیا تو یہ کیونز م کے خاتمے کے بعد ہمارے way of life کے لئے سب سے بڑا خطرہ بن سکتے ہیں۔ میں western ملکوں سے 'اقوام متحدہ سے اور امریکہ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اقوام متحدہ جو ہے اگر عراق کے مسئلے پہ اتنی پھرتی دکھا سکتی ہے کہ ابھی تک جو ہے عراق کے اوپر سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کی پابندیاں لگی ہوئی ہیں۔ وہ صدام حسین کو سزا نہیں دے رہے وہ عراقی عوام کو سزا دے رہے ہیں۔ اگر اس مسئلے پہ تمام Civilized World جو ہے اکٹھا ہو رہا ہے تو بوسینیا کے مسلمانوں نے کیا قصور کیا ہوا ہے؟ وہاں پہ ظلم ہو رہا ہے کہ وہاں پہ genocide and ethnic cleansing کی جارہی ہے ان تمام مسائل کو اگر مسلمان ملک یہ سمجھیں کہ اقوام متحدہ سے حل کیا جاسکے گا۔ یا مغربی ملک یہ حل کر سکیں گے تو میں سمجھتا ہوں یہ ہماری خام خیالی ہوگی یہ مسئلہ صرف اور صرف مسلمان ممالک اپنے اتحاد سے حل کر سکتے ہیں۔ میں اس سلسلے میں تھوڑی سی ایک گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں نے ایک motions دیا ہوا تھا کہ foreign missions کی پرفارمنس discuss کرنے کے لئے، So, just as a passing reference ہمارے محترم وزیر خارجہ نے اپنے خطاب میں ابتداء ہی میں فارن پالیسی کے مفادات میں Welfare of the Pakistani nationals abroad کا ذکر کیا ہے۔ میں اس motion کو درخواست کروں گا کہ اسے دوبارہ زیر بحث لایا جائے لیکن ایک passing reference کے طور پہ میں کہوں گا کہ ہمارے باہر جو missions ہیں خصوصاً ان ممالک میں جہاں پر پاکستانی

بستے ہیں۔ اور بہت زیادہ تعداد میں بستے ہیں۔ ان پاکستانیوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے ہمارے missions وہاں پر کچھ بھی نہیں کر رہے۔ اور میں وزیر خارجہ سے ذاتی طور پر اور اس ایوان کی وساطت سے درخواست کروں گا کہ ہمارے پاکستانی بہت بڑا اثاثہ ہیں جو ہماری قوم اور ملک کے لئے بہت محنت کر رہے ہیں اور پاکستان میں کثیر زر مبادلہ کما کر بھیجتے ہیں میں چودہ سال ان ملکوں میں رہا ہوں ہمارے جتنے بھی وہاں پر missions ہیں ان کا پاکستانیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور پاکستانیوں کا وہاں کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ تو یہ خصوصی اقدام فرمائیں تاکہ وہاں پاکستانیوں کو کوئی protection مل سکے۔ ان کے مفادات کی حفاظت ہو سکے۔ اور میں ایک علیحدہ motion دوں گا تاکہ علیحدہ بحث ہو سکے۔ جناب چیئرمین بہت شکریہ۔

پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جی جناب ڈاکٹر بشارت الہی صاحب۔

Dr. Bisharat Elahi: Thank you very much Mr. Chairman, Sir since this Government resumed office this is perhaps the first time that we have been given an opportunity to discuss or express our views on the foreign policy of the what the Government the time offered to us is grossly inadequate. There are a lot of burning issues which one would like to deal in depth but unfortunately, the restriction that has been placed on us, as far as the time is concerned will not allow me and the other members to do justice to this very important policy which forms the backbone of the Government as far as its international image and dealing is concerned. Sir, unfortunately, I was not present in the Senate when the honourable Foreign Minister made a statement but he was very kind and gracious, he gave a copy of a statement yesterday and I have gone through the statement most regretfully.

Sir, in this statement that has been given to me I do not see Mr. Siddique Khan Kanjo, whom I know, I have had some associations with our honourable Foreign Minister and always regarded him as a very enlightened person but from this statement it appears to me that just like—foreign office has become a captive of the foreign office bureaucracy, Mr. Muhammad Siddique Khan Kanjo has also become a captive of the foreign office bureaucracy. I have a lot of regards for him and I expect a lot better from him that is why I have said it is not to pull his leg but I earnestly hope that he will assert himself on these very vital

issues and come out of this rhetoric and the regma role to which most of our Ministers get entangled in a very short time. The language used in the statement which I have read is the language which I have been reading for years and years. From all the briefs, from the statements that have been put up by our Foreign Ministers by our Foreign Secretaries and now by our Foreign Secretary-General, I sincerely hope that my dear friend will try and assert himself as far as the foreign office of Pakistan is concerned and I can assure him that he can do a lot better than the so-called experts that he has and who prepared these statement for him. Sir, the honourable Minister Mr. Kanjo has said:

“The Government whole-heartedly welcomes an in-depth discussion on Pakistan’s relations with other countries, which will afford us the opportunity to demonstrate that Pakistan’s Foreign Policy is entirely in tune with the aspirations of the people”.

And this statement which I have, I have seen no demonstration of his assertion whereby he maintains that the policy is entirely in tune with the aspirations of the people. To me it is a question mark? I do not think, at least I do not perceive that our foreign policy not the whole of the foreign policy but our foreign policy on Afghanistan and our foreign policy on Kashmir and our policy on our nuclear programme are definitely not in tune with the aspirations of the people of this country. The honourable Minister then goes on to say and I quote—

“What this debate was further strengthened by the process of popular participation in the formation of our foreign policy”..

And if he really means business then I would request him that we should be talking more about the foreign policy and international affairs on the floor of this House, and not only once in two years. When I say the floor of this House, I also mean that these things should be discussed in the National Assembly, and the Opposition should be given a full opportunity to participate in these discussions and their views on these very vital subjects should be heard. The honourable Minister has very rightly said that foreign policy is an evolving process requiring constant adaptation to changing realities, I have no quarrel with him. I agree with him fully out are we doing what he said, are we adapting ourselves to the changing realities or are we still revolving

around the only super power in the world today and that is the United States of America. It does give me a feeling that our foreign policy revolves around the dictates of this super power as far as Afghanistan is concerned and on the Kashmir issue America tells us that we should stop interfering in Kashmir and East Punjab whereas we are not interfering in Kashmir, the way they perceive we are and we have nothing to do in the indigenous uprising in East Punjab in India and yet they keep on telling us that we should keep away from both these places so that our relations with India improve. The only way and I blame the super powers and the United Nations wholly for what is happening in Kashmir today. Had the United Nations resolutions been implemented? Way back they were passed in 1948 and 1949. What we see in Kashmir would not have happened and yet despite of the killing, despite the butchering, despite the genocide, despite the rapes that are going on in Kashmir today we have a check to stand up and say that we want a peaceful solution of the Kashmir problem. Is this the peace that we are looking for? People are being killed, they are being butchered and human right violations unknown in the history of mankind are being perpetrated in Kashmir as well as in Bosnia and yet we say that we want a peaceful solution. What sort of peace? When we say we want a peaceful solution, does it mean that we do not want to go at war with India, is that what is the definition of peace? Yes, I am not a person who is going to propose to you or to this House or to the honourable Foreign Minister that we should go at war for India but our projection of the Kashmir problem on the international stage on the international fora is not adequate and I give you a very small example, it was about four months ago that Sardar Abdul Qayyum now the Prime Minister of Azad Kashmir had called a few of his friends to discuss as to how we could enhance or we could propagate or we could forcefully project the Kashmir issue on the international fora and it was decided there that a committee of four persons, who were present over there and I was one of them, should try and see the Prime Minister and discuss this issue with him. Unfortunately my friend, the Foreign Minister was not in the country at that time, I tried to contact him but he was not available. I left a message with the Protocol Officer of the Prime Minister telling him who I was and also informing him of the subject that we wanted to discuss and gave the name of the people who wanted to see the Prime Minister and the topic for discussion, believe me Sir, that till today that call of mine has not even been responded. Such is our behaviour on these issues which have a direct implication on Pakistan.

On the Afghanistan issue Mr. Chairman, I am sorry I am jumping from subject to subject because you have allotted me only fifteen minutes and I really don't know where to start and where to finish. On the Afghanistan issue what our stance today is that we believe in the sovereignty of Afghanistan. Of course, we do and that we should not interfere in the internal affairs of Afghanistan. Can we not play a mediatory role? Can we not get the factions together, can we not meet them around on a table? They have been our friends, each one of them, but we are losing this initiative by behaving the way we are, by trying to split them and by disregard the stronger faction. We are trying to create a big gulf between those factions and a goodwill they have for Pakistan or they have had for Pakistan will disappear in due course and after that I can assure you that with this vacuum other regional interested powers will come into Afghanistan and Pakistan will lose whatever it has gained during the last fourteen years. I am not suggesting to the government or to the honourable Foreign Minister that we should sigh with Hikmatyar. I am not saying that we should sigh with Rabbani or the other factions but we have got to get them together we have got to have a cease-fire and we have got to get them around a table and as far as the Peshawar Accord is concerned, it was a non-starter from day one. Mr. Chairman Sir, according to my perception of the Peshawar Accord the Government of Afghanistan was never handed over according to that Accord. It was basically, the Dostum Militia are one of the commanders the Dostum Militia are the same people who were there during Najeebullah period, they are the ones who still control the power militarily. It is most regrettable that we have been a party in perpetuating the same people who were there under Najeebullah and this is where the basic difference between the different factions of the Mujahideens is. Had we got rid of this Militia and handed over the power of arranged to hand over the power to a coalition Militia comprising of the different factions; we would not see what is happening Afghanistan today. Sir, according to this paper here it is today's Nawa-e-Waqt:

”صدر ربانی اور احمد شاہ مسعود نے کابل سے باہر پناہ لے لی“

In fact these are two people out of all of the Mujahideen factions who are in league with the Dostum Militia; trying to control Kabul. Most of the other factions apparently are not in agreement with these two. What we are doing in Kabul by our inaction, by resuming a stance that we shall not interfere in the internal affairs of Afghanistan. Is that we are promoting a civil war which as I speak and as we go along will go in

all the different parts of Afghanistan and it will not stop in the near future unless we act. It is our moral duty to act, it is our duty as a neighbour, it is in our interest to act, we should act now, it is late already but let us not stick to what somebody's perception is of the Peshawar Accord and I said it was a non-starter from the day one and the other thing is that we should not be a silent witness to what is happening in Kabul, we are directly involved. Some of my friends here have said, they have mentioned about Kalashnikov and the drug culture that came into Pakistan because of the policy of the government at that time. My question to them is if the policy had been different how could they have or any government have stopped the refugees coming into Pakistan? How could any one have stopped the Kalashnikovs coming into Pakistan? How could have anybody stopped the drugs coming into Pakistan? How could anybody have stopped the Khad and the other subversive elements coming into Pakistan and doing bomb blasts? Nobody could have and I challenge anybody who can prove to me that if our policy had been otherwise they could have stopped these things. I beg your pardon Sir, whatever the policy, these things we would have had to confront with these things. It appears to me Sir, that my time is over, you have already started moving in your seats but permit me to say something about Bosnia.

Sir, I have in front of me an International Magazine, 'The Time', of August 24, 1992, I am sure our Foreign Minister or his people at the Foreign Office must have had a look at this it makes a very pathetic and sickening reading of what is happening in Bosnia today. Destruction, siege, massacre, ethnic cleansing, savagery these are the words which are used by this International pro-European Magazine. Serbs say that they have feared the imminent imposition of a fundamentalist Islamic Regime in the heart of Europe and that they must defend themselves, however, they may, this is the crux, this is why our brethren in Bosnia are being persecuted, killed, butchered, murdered, in fact, exterminated. This situation started in that country about six months ago and we have been a silent witness to this genocide that has been going on and we have started raising our voice when the other countries of the world have started murmuring about it but even now we have not done enough, having a security council resolution passed sanctioning use of force for the provision of humanitarian aid is not good enough; to whom are you going to provide the humanitarian aid? People are in the camps awaiting extermination. Lot of people have been displaced and thrown out of their houses and others have

been killed and there is a very pathetic story here of the Gulf to which I believe Mr. Yahya Bakhtiar also referred when he addressed. He did make a reference to this. Thank you very much.

جناب محمد صدیق خان کا بنجو: جناب والا! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اور میرے خیال میں جو understanding تھی کہ آج مجھے موقع دیا جائے گا مگر میں سمجھتا ہوں۔ اور میں چاہوں گا کہ اپنے معزز اراکین کی پوری تقاریر خود بیٹھ کر سنوں اور رہنمائی لوں اور اس بحث کا یہی بنیادی مقصد ہے تو کل مجھے ایک بین الاقوامی کانفرنس کے لئے ملک سے باہر جانا ہے اگر آپ session continue رکھتے ہیں تو Sir, I will be back on the fourth or fifth, I will welcome it. جتنا عرصہ یہ آپ چلائیں اگر آپ اس کو prorogue کر رہے ہیں سیشن کو کل یا پرسوں اس کے بعد جب نیا سیشن ہے This can be carried on because I sincerely feel Sir, the government sits here with an open mind to the suggestions made by the honourable Senators. اور ہم واقعی چاہتے ہیں اور جس طرح میرے بزرگ نے یعنی ڈاکٹر صاحب نے ابھی فرمایا کہ کیا ہم یہ صرف meaningful debate چاہ رہے ہیں یا صرف یہ کہ Yes we are Foreign Policy, no Sir, the intention is ہم نے these to cover a point بڑی سیدھی بڑی clear صاف نیت we want guidance اور جمہوریت کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں فارن پالیسی اور دوسرے محکمہ جات کی پالیسیوں کو واضح طور پر زیر بحث لائیں اور یہاں سے جو کچھ amanate ہو وہ اکٹھے ہو کر we get out of this chamber to the word as an honest nation Sir. یہی تجویز کروں گا کہ اگر آپ زیادہ ٹائم کرنا چاہ رہے ہیں this could be Sir, with the Muhammad Ali Khan Sahib and Yahya Bakhtiar Sahib and all other colleagues اگر آپ اگلے سیشن میں بھی carry on کرنا چاہیں تو I welcome it Sir

Mr. Muhammad Ali Khan: Chairman, Sir, I have already stated on the floor of this House that most of the members would like to take part in this debate and it will not be possible for every one to speak tomorrow, so, I suggest that if this House is prorogued, we give at least two or three days in the next session to this very important debate and then the Minister would have returned from there and you know Inshaallah he will be in a position to wind it up.

Mr. Yahya Bakhtiar: I would like to support the honourable Minister, he has his problem, here is his duty but what I fear is that if the session is called after few weeks, there may be no issue at all. Kabul, Bosnia and others are very serious issues and they require urgent attention, so if you can make some alternate arrangement, of course, you have your pre-occupation. If somebody, some other Minister will do it, that will be, I think more helpful because we must continue with the debate and it is very important and it is our duty. I have done my duty but there are other members who want to speak on it.

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: Sir, a very humble suggestion, I want to make in the light of what the Leader of the Opposition just said, in fact what I am gathering around it, is Afghanistan, Bosnia, Kashmir, of course, nuclear, Pak-India, Pak-US relationship that is the ambit in which the entire discussion is taking place. We are out for the non-aligned summit which is to be held on the 1st and before this, the OIC Foreign Ministers are meeting over Bosnia. UN General Assembly is already discussing a resolution.

کل سے شروع ہے Session is going on میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ events

Not that I am standing up سے اس کو تازے آپ کے بلکہ میں آپ رہیں گے relevant

جو کچھ ہو گزرے گا ان دو ایک ہفتوں میں here and making a statement

I will be taking this House into total confidence and in the light of that suggestion, because I would like to benefit personally from the suggestions being made by the honourable members.

باقی جس طرح آپ فیصلہ کریں

Dr. Bisharat Elahi: I believe the Minister has taken cognizance of the sentiments of the Senators and he has rightly pointed out that the issues that we have raised are Afghanistan, Bosnia and Kashmir these are really the burning issues and if the Minister can do something about it or at least brief his Foreign Office or do something in this regard before he disappears. I also concede that that is also a priority what he has explained and he must be there because without him we will not be able to voice our feelings on these issues and he is going there now after having heard some of the Senators, I think, I am sure he will be able to convey our sentiments also to the meetings that he is going to attend but before he leaves as Yahya Bakhtiar said, this debate must continue and somebody else should be here to listen to what we have got to say. But before he leaves he must leave some message.

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: I think, total notes of whatever is being uttered here by the honourable Members are being taken. It is only to show respect to this august House that I wanted to be present here myself.

Mr. Presiding Officer: Barrister Zahoor-ul-Haq.

Barrister M. Zahoorul Haq: Mr. Chairman, the observation made by the Foreign Minister is very genuine and legitimate. Let this debate be kept alive and when he (Foreign Minister) returning he can make us conversant with the up to date position as discussed in the International Organization like OIC and the U.N. General Assembly. So let this debate be kept alive and it should not be concluded before his departure.

جناب پریڈائیٹنگ آفیسر: فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین صاحب میں یکجہی، بختیار صاحب کی اس بات کی مکمل تائید کرتا ہوں صرف بحث کی اور آگاہی کی بات نہیں latest situation ہمیں بتائیں بات یہ ہے What steps Pakistan Government is taking? سوال یہ ہے کہ بوسینیا ختم ہو جائے گا اس پر جو ممبران بول رہے ہیں اس پر سب کا اپنا اپنا نقطہ نگاہ بھی ہے اور سب کو آزادی ہے، لیکن بات یہ ہے کہ دو ہفتے کے بعد کیا ہو گا؟ کل ہو گا؟ ان کو ان اقدامات کے بارے میں بتانا چاہئے جو کہ حکومت پاکستان نے اس پر کوئی خصوصی سیل قائم کیا ہے کیونکہ فارن منسٹر صاحب is quite busy? میں سمجھتا ہوں کہ ان کا فرض ہے missions جائیں، لیکن یہ ایک آدمی کا نام نہیں ہے اگر بوسینیا میں کوئی فیصلہ ہوا ہے ابھی تک تو OIC کی میٹنگ نہیں بلا سکے۔ آپ نے کوئی سامان نہیں بھیجا تو اس پر آپ کوئی اقدامات بتائیں۔

جناب پریڈائیٹنگ آفیسر: میری گزارش یہ ہے منسٹر صاحب تو اس کے لئے تیار

ہیں۔ He is ready to deliver a statement before the House today. But the question is that we have so many speakers on the list left.

تو میرا خیال ہے اگر آپ اس کے لئے تیار ہیں کہ منسٹر صاحب statement دیں تو وہ تو ابھی دینے کے لئے تیار ہیں۔

سید فصیح اقبال : statement کی بات نہیں ہے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب چیئرمین میں آپ کی اجازت سے اتنا عرض

کرنا چاہتا ہوں I think, there is some confusions میرے خیال میں

consensus یہی ہے کہ اس بات کو آگے چلایا جائے دو چیزیں آرہی ہیں ایک یہ ہے کہ

continue اسی کو کیا جائے اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہی سیشن چلتا رہے اور یہ تقاریر

continue رہیں۔ سر it is between them اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اگلے سیشن

پر اسی کو continue رکھیں، مجھے دونوں چیزیں suit کرتی ہیں جہاں تک قابل احترام

فصیح اقبال صاحب نے فرمایا۔ میں تین چار پوائنٹس جو غالباً میں کل سے سن سکا ہوں تو

یہی ہیں مگر I think, in all fairness, every member of this House who has

given his name to the worthy Chairman.....

Mr. Presiding Officer: O.K. Thank you very much.

the consensus us this and the House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m.

[The House then adjourned to meet again at 10.00 O'clock in the morning on Thursday, 27th August, 1992].
